تنظیم اسلامی کا ترجمان

12

ہفت روزہ

# ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

28 رجب تا 5 شعبان المعظم 1441ھ / 24 تا 30 مارچ 2020ء


## تنظیم اسلامی کیوں قائم ہوئی ؟

ہمارے نزدیک دین کا اصل مخاطب فرد ہے۔ اُسی کی اخلاقی و روحانی تکمیل اور فلاح ونجات' دین کا اصل موضوع ہے اور پیش نظر اجتماعیت اصلاً اسی لیے مطلوب ہے کہ وہ فرد کو اس کے نصب العین یعنی رضائے الٰہی کے حصول میں مدد دے۔

لہٰذا پیش نظر اجتماعیت کی نوعیت ایسی ہونی چاہیے کہ اُس میں فرد کی دینی اور اخلاقی تربیت کا کماحقہٗ لحاظ رکھا جائے اور اس امر کا خصوصی اہتمام کیا جائے کہ اس کے تمام شرکاء کے دینی جذبات کو جلا حاصل ہو' ان کے علم میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے' ان کے عقائد کی تصحیح و تطہیر ہو' عبادات اور اتباعِ سنت سے اُن کا شغف اور ذوق وشوق بڑھتا چلا جائے' عملی زندگی میں حلال وحرام کے بارے میں اُن کی حس تیز تر اور اُن کا عمل زیادہ سے زیادہ مبنی بر تقویٰ ہوتا چلا جائے اور دین کی دعوت واشاعت اور اُس کی نصرت واقامت کے لیے اُن کا جذبہ عملی ترقی کرتا چلا جائے۔ ان تمام امور کے لیے ذہنی اور علمی رہنمائی کے ساتھ ساتھ عملی تربیت اور تاثیرِ صحبت کے اہتمام کی جانب خصوصی توجہ ناگزیر ہے۔

دعوت کے ضمن میں ہمارے نزدیک ''الدین النصیحۃ'' کی روح اور ''الاقرب فالاقرب'' کی تدریج ضروری ہے۔ لہٰذا دعوت و اصلاح کے عمل کو فرد سے اولاً کنبہ اور خاندان اور پھر تدریجاً ماحول کی جانب بڑھنا چاہیے۔ اس ضمن میں نئی نسل کی دینی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام ناگزیر ہے۔

عامۃ الناس کو دین کی دعوت وتبلیغ کی جو ذمہ داری بحیثیت مجموعی عائد ہوتی ہے' اس کے ضمن میں ہمارے نزدیک اہم ترین کام یہ ہے کہ جاہلیتِ قدیمہ کے باطل عقائد و رسوم اور دورِ جدید کے گمراہ کن افکار و نظریات کا مدلل ابطال کیا جائے اور حیاتِ انسانی کے مختلف پہلوؤں کے لیے کتاب وسنت کی ہدایت اور رہنمائی کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے' تاکہ ان کی اصلی حکمت اور عقلی قدر و قیمت واضح ہو اور وہ شبہات وشکوک رفع ہوں جو اس دور کے لوگوں کے ذہنوں میں موجود ہیں''۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

## اس شمارے میں


فاعتبروا یااولی الابصار!

اسلام میں شرم وحیا کی اہمیت

مسلمانوں کی نسل کشی اور کورونا وائرس

عالمگیریت کورونا کی زد میں

عورت مارچ کے منتظمین، ایجنڈا اور....

تصورِ امانت، اپنے وسیع مفہوم میں

الھدیٰ (895)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

# پورا نظام اللہ تعالیٰ کے قابو میں ہے

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیات: 15 تا 18

ثُمَّ اِنَّکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ لَمَیِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا کُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْکَنّٰہُ فِی الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰی ذَھَابٍۢ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

**آیت:۱۵** ﴿ثُمَّ اِنَّکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ لَمَیِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾﴾ ’’پھر اس کے بعد تم لوگ یقیناً مرنے والے ہو۔‘‘

**آیت:۱۶** ﴿ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾﴾ ’’پھر قیامت کے دن تم لوگ یقیناً اٹھا دیے جاؤ گے۔‘‘

یہ گویا حیاتِ انسانی کے مختلف مراحل کا بہترین اور جامع ترین بیان ہے‘ جو ان آیات میں بیان ہوا ہے۔ اس موضوع پر یہ قرآن حکیم کا ذروۂ سنام (climax) ہے۔

**آیت:۱۷** ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ﴾ ’’اور ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے ہیں۔‘‘

عام طور پر ’’سَبْعَ طَرَآئِقَ ‘‘ سے سات آسمان مراد لیے جاتے ہیں۔ ’’طرائق ‘‘ کے معنی راستوں کے بھی ہیں اور طبقوں کے بھی۔ دوسرے معنی کے مطابق اس سے ’’تہہ بر تہہ سات آسمان‘‘ مراد ہیں۔ واللہ اعلم! جب تک انسانی علم کی رسائی اس کی حقیقت تک نہ ہو جائے‘ اس بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس لحاظ سے یہ آیت متشابہات میں سے ہوگی۔

﴿وَمَا کُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷﴾﴾ ’’اور ہم اپنی مخلوق سے غافل نہیں ہیں۔‘‘

**آیت:۱۸** ﴿وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ﴾ ’’اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا ایک اندازے کے مطابق۔‘‘

زمین پر پانی اسی مقدار میں رکھا گیا ہے جس قدر واقعتاً یہاں اس کی ضروت ہے۔ اگر اس مقدار سے پانی زیادہ ہو جائے تو روئے زمین سیلاب میں ڈوب جائے اور پوری نوعِ انسانی اس میں غرق ہو جائے۔ اور اگر اس مقدار سے کم ہو تو زمین پر زندگی کا وجود ہی ممکن نہ رہے۔

﴿فَاَسْکَنّٰہُ فِی الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰی ذَھَابٍۢ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾﴾ ’’تو اسے ہم نے زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اس کو واپس لے جانے پر بھی قادر ہیں۔‘‘

اگر ہم چاہیں تو روئے ارضی سے پانی کا وجود ختم کر دیں اور یوں دنیا میں زندگی کی بنیاد ہی ختم ہو جائے۔

---

فرمان نبویؐ

## سادہ زندگی

عَنْ عَائِشَۃَ ؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْیَکْفِكِ مِنَ الدُّنْیَا کَزَادِ الرَّکِبِ وَإِیَّاكِ وَمُجَالَسَۃَ الْأَغْنِیَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیہِ)) (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ’’اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارے لیے دنیا توشہ سفر کے بقدر ہی کافی ہے اور ہاں امیر لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور کسی کپڑے کو اس وقت تک پہننا نہ چھوڑنا جب تک اس میں پیوند نہ لگا لو۔‘‘

**تشریح:** ایک بزرگ سے منقول ہے کہ میں نے مالداروں کی صحبت اختیار کی تو اپنے سے زیادہ غمگین کسی کو نہیں دیکھا، کیونکہ ان کی سواری میری سواری سے بہتر اور ان کے کپڑے میرے کپڑوں سے بہتر ہوتے تھے۔ پھر جب فقراء کی صحبت اختیار کی تو مجھے راحت حاصل ہوئی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ دنیا کی عارضی زندگی کے لیے اس قدر مال و دولت اکٹھے کرنے کی فکر نہ کریں کہ دنیا ہی کے ہو کر رہ جائیں۔ امیر لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کی تعلیم بھی اسی لیے دی گئی ہے کہ اس سے دنیا پرستی کے جراثیم تمہارے اندر داخل نہ ہو جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر بے جا فیشن پرستی، اسراف اور تعیش چھوڑ کر سادہ زندگی اپنا لی جائے تو پریشانیوں سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔

اداریہ

**حافظ عاکف سعید**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# فاعتبروا یا اولی الابصار!

﴿مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ یَہۡدِ قَلۡبَہٗ ؕ﴾

(التغابن:11)

﴿مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَہَا ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ﴿ۚۖ۲۲﴾﴾ (الحدید)

﴿ظَہَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ بِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِی النَّاسِ لِیُذِیۡقَہُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۱﴾﴾ (الروم)

﴿وَ مَاۤ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَ یَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿ؕ۳۰﴾﴾

(الشوریٰ)

رفقائے محترم! ان آیات مبارکہ کا حاصل یہ ہے کہ کوئی بھی مصیبت جو آتی ہے وہ بغیر اذن رب نہیں آتی' اس کی مشیت کے بغیر نہیں آسکتی۔ سورۃ الحدید کی آیت 22 میں اس بات کو مزید واضح فرمایا کہ کوئی بھی مصیبت جو زمین میں یا تمہاری جانوں پر آتی ہے اس کے معرضِ وجود میں آنے سے قبل اس کی پوری تفصیل اللہ تعالیٰ کے علم قدیم میں پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے۔ اور سورۃ الروم میں فرمایا کہ بحر و بر میں جو فساد برپا ہو گیا ہے یہ لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کا نتیجہ ہے' یعنی جیسے ہمارے اعمال ہوتے ہیں اسی کے مطابق اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے حق میں فیصلے صادر فرماتے ہیں۔ مزید فرمایا کہ اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے' ممکن ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی سے باز آجائیں۔ دوسری جگہ فرمایا کہ وَیَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ یعنی یہ آفاتِ ارضی وسماوی ہمارے بعض اعمال کا بدلہ ہے جبکہ ہمارے اکثر گناہوں سے تو وہ درگزر فرما دیتا ہے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جب بھی کسی قوم میں بے حیائی اعلانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔''

رفقائے محترم! اس پس منظر میں اپنے معاشرے پر نگاہ ڈالیے تو یہ وبائیں اور بلائیں بحیثیت مجموعی ہماری اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ ہیں' لہٰذا ان سے نجات کے لیے ہمیں فوری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ توبہ اور استغفار کرنا چاہیے' اپنے گناہوں پر گڑگڑا کر معافی مانگنی چاہیے۔

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

اور

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ٭ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ

کا کثرت سے ورد کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ صبح وشام کے اذکارِ مسنونہ کا اہتمام کیا جائے۔ خاص طور پر مندرجہ ذیل دعائیں صبح وشام تین تین بار پڑھنا معمول بنالیں:


ہفت روزہ — لاہور

**ندائے خلافت**

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان' نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: **اقتدار احمد** مرحوم

28 رجب تا 5 شعبان المعظم 1441ھ جلد 29
24 تا 30 مارچ 2020ء شمارہ 12

مدیر مسئول: **حافظ عاکف سعید**

مدیر: **ایوب بیگ مرزا**

ادارتی معاون: **فرید اللہ مروت**

**نگران طباعت**: شیخ رحیم الدین
**پبلشر**: محمد سعید اسعد' **طابع**: رشید احمد چودھری
**مطبع**: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 79-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 15 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 600 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا---------------- (2000 روپے)
یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ' منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org



''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

(1) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(2) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

(3) فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

(4) اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

(5) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ العفو والْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ،

توبہ واستغفار، اذکارِ مسنونہ اور دوسری مسنون دعاؤں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ماحولیات کے ماہرین کی جانب سے جن احتیاطی تدابیر کی ہدایت کی گئی ہے ان کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ یہ احتیاطی تدابیر ہوں یا علاج معالجہ کا اہتمام یہ سب سنت کے عین مطابق ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے طاعون کی وبا کی صورت میں جہاں یہ وبا پھیلی ہو اس میں باہر سے اس جگہ جانے سے منع فرمایا ہے بلکہ جو لوگ وہاں موجود ہوں انہیں بھی اس جگہ سے باہر نکلنے سے منع فرمایا۔ اسی بنیاد پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شام نہ جانے کا فیصلہ فرمایا جب کہ وہ ایک سرکاری دورے پر شام جا رہے تھے اور وہاں طاعون کی وبا پھیل گئی تھی۔ اس پر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اعتراض پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف واپس جا رہے ہیں۔ تو یہ اسلام کی تعلیمات ہیں۔ اس ضمن میں اصولی رہنمائی بھی نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ کے لیے ہمیں عطا فرما دی۔ ایک شخص اپنی اونٹنی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: کیا میں اسے باندھ دوں یا توکل کرتے ہوئے کھلا چھوڑ دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: **اعقلها ثم توکل** کہ اسے باندھو اور توکل کرو۔ یعنی احتیاطی تدابیر اختیار کر کے اللہ پر توکل اختیار کیا جائے۔ پھر اگر وبائی مرض میں موت آجائے تو اللہ کی مشیت ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والے کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہید کہا ہے۔ لیکن یہ پیشِ نظر رہے کہ وہاں جانے سے منع بھی فرمایا ہے، تو اس حوالے سے جو بھی احتیاطی تدابیر ہیں وہ ضرور اختیار کی جائیں۔ یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف نہیں بلکہ عین اسلامی تعلیمات ہیں۔ البتہ اس کی آڑ میں بعض لوگ اپنے مذموم عزائم پورا کرنا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے تاحال پاکستان میں ایسی کوئی صورت حال نہیں ہے کہ مساجد میں باجماعت نمازوں سے روکا جائے یا اجتماعات جمعہ پر پابندی عائد کی جائے۔ ہمیں حتی المقدور کوشش کرنا ہوگی کہ مسجدیں آباد رہیں۔ یاد رہے کہ 764 ہجری میں جب طاعون کی وبا مصر میں داخل ہوئی تو ہلاکتوں کے انبار لگ گئے۔ پھر لوگوں نے قیام اللیل، روزہ، صدقہ، توبہ اور وعظ کو لازم پکڑا۔ اپنے بچوں اور بیویوں سمیت گھروں کو چھوڑا اور مساجد میں پناہ لی تو بہت فائدہ ہوا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین جگہیں مساجد ہیں''۔ چنانچہ مسجدوں کو آباد کرنے والے دنیوی فتنوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

اس موقع پر میں آپ کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا چاہوں گا کہ کون نہیں جانتا کہ بھارت ایک عرصے سے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو تشدد اور ریاستی دہشت گردی سے دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔ گزشتہ سال 5 اگست کو مودی سرکار نے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کر دی اور کشمیر میں ظلم وستم اور وحشت ودرندگی کا نیا دور شروع ہو گیا۔ کشمیر میں مکمل لاک ڈاؤن کر دیا گیا۔ دنیا سے اس کے رابطے کو منقطع کر دیا گیا۔ کشمیریوں کی چیخ وپکار کو دنیا میں کسی نے قابلِ توجہ نہ سمجھا۔ اس لاک ڈاؤن کی وجہ سے کشمیریوں کی بے بسی دیدنی تھی۔ کوئی ان کی مدد کو نہیں پہنچ رہا تھا تو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سامنے آ گیا۔ آج کشمیر کا لاک ڈاؤن کرنے والے اور ان کی بے بسی کا تماشا دیکھنے والے اپنا لاک ڈاؤن خود کر رہے ہیں۔ کشمیریوں کو ایک دوسرے سے ملنے نہیں دیتے تھے، آج آپس میں معانقہ ہی نہیں مصافحہ کرنے سے بھی خوف زدہ ہیں۔ سکول، کالج، دفاتر یہاں تک کہ عبادت گاہوں پر تالے لگا کر گھروں میں قید ہو گئے ہیں۔ عیش کدے ہی نہیں، بازار بھی ویران ہو گئے ہیں۔ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ عبرت کا مقام ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

تو حاصل کلام یہ کہ یہ وقت اللہ کی طرف رجوع کرنے، توبہ واستغفار کرنے اور اپنی زندگیوں کا رخ صراطِ مستقیم کی جانب پھیرنے کا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مناسب ہوگا کہ ہم توبہ کی منادی کرنے والے بھی بن جائیں اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ بھرپور طور پر انجام دیں۔ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو عملاً نافذ کر کے اپنے رب کو راضی کر لیں۔ رفقائے تنظیم اسلامی سے خاص طور پر گزارش ہے کہ وہ ''دعوت رجوع الی اللہ'' کو ایک مہم کے طور پر اختیار کریں اور زیادہ سے زیادہ انفرادی رابطوں کے ذریعے لوگوں کو توبہ وانابت اور رجوع واستغفار کی طرف توجہ دلائیں تاکہ اللہ کی روٹھی ہوئی رحمت ہم سب کے شاملِ حال ہو جائے۔

چمن کے مالی اگر بنا لیں موافق اپنا شعار اب بھی
چمن میں آ سکتی ہے پلٹ کر چمن سے روٹھی بہار اب بھی!

# اسلام میں شرم وحیا کی اہمیت

## (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

**مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں تنظیم اسلامی کے ناظم مالیات محترم اعجاز لطیف کے 6 مارچ 2020ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص**

جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ تنظیم اسلامی کے تحت یکم مارچ سے 7 مارچ تک ''تحریکِ حیا'' چلائی گئی۔ چنانچہ آج حیا کو اختیار کرنے کے طریقے کے موضوع پر گفتگو کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فطری طریقہ زندگی اختیار کرنے کا کہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔'' (آل عمران:19)

اسلام دین فطرت ہے جو حیا اور پاکدامنی کی زندگی کو پسند کرتا ہے اور بے حیائی اور فحاشی سے منع کرتا ہے۔ سورۃ النحل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یقیناً اللہ حکم دیتا ہے عدل کا' احسان کا اور قرابت داروں کو (ان کے حقوق) ادا کرنے کا' اور وہ روکتا ہے بے حیائی' برائی اور سرکشی سے۔'' (آیت:90)

اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''حیا تو ایمان کا جزو ہے۔'' (متفق علیہ)

مومن حقیقی جہاں بھی ہوگا باحیا ہوگا۔ جہاں آپ بے حیائی دیکھیں تو سمجھ لیں کہ وہاں ایمان کی کمی ہے۔ انسانی صفات میں سے بہترین صفت حیا ہے اور دین اسلام نے اسے ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا ہے۔ جبکہ باطل اور کفر کے نزدیک حیا ایک بیماری ہے۔ اگر کسی لڑکے یا لڑکی میں حیا ہو تو کافر لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ بیمار ہے یہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کیوں نہیں کر رہی۔ یہی وجہ ہے کہ آج کافر لوگ باقی ساری برائیاں کوشش کر کے چھوڑ سکتے ہیں لیکن بے شرمی اور بے حیائی کو نہیں چھوڑ سکتے۔ کیونکہ اس کے چھوڑنے کا تعلق ایمان کے ساتھ ہے اگر ایمان ہوگا تو حیا بھی ہوگی۔ اور ایمان نہیں ہے تو حیا نہیں ہے۔ اسی لیے تو کافروں میں موسیقی، ناچ گانا اور زنا جیسی خبیث عادتیں عام ہو چکی ہیں اور اس بنیاد پر آج یہ معاملہ تہذیبوں کا تصادم بن چکا ہے۔ اسلام ایک باحیا کلچر اور تہذیب کو پروموٹ کرتا ہے بلکہ اسلام نام ہی باحیا تہذیب کا ہے جبکہ کفر اور باطل بے حیائی، بے شرمی اور شیطان کی پیروی کا نام ہے۔ اس لیے کہ سب سے پہلے انسان کو بے لباس کرنے والا اور بے حیائی کرانے والا شیطان تھا۔ کافر سمجھتے ہیں کہ جب تک مسلمان باحیا ہے تو ہم اسے سیاسی اور معاشی طور پر دبا تو سکتے ہیں لیکن اس کی ایمانی قوت نہیں چھین سکتے۔ اس لیے ان کا سارا زور ہمارے اندر بے حیائی اور فحاشی کو پروموٹ کرنے پر ہے۔

مرتب: ابوابراھیم

حیا کی تعریف میں کہا گیا کہ وہ بندے کی ایسی کیفیت کا نام ہے جو اس کو عیب والے کام سے روکتی ہے۔ یعنی جس کام میں ذلت ورسوائی ہو، شرمندگی ہو جہاں انسان کا ضمیر بھی اس کو کچوکے لگاتا ہو وہ کام کرنا بے حیائی ہے اور جو اس کیفیت سے روک دے وہ حیا ہے۔ امام راغب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ حیا ایسی صفت ہے جس کی وجہ سے انسان برے اعمال کو چھوڑ دے۔ اسی طرح حیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

''بے شک تمہارا رب بڑا حیا والا اور کریم ہے۔''

یعنی حیا کو اختیار کرنا اللہ کی صفت کو اختیار کرنا ہے۔ اللہ کو بندے سے حیا آتی ہے کہ بندہ اس کے سامنے ہاتھ اٹھائے اور وہ بندے کے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔ پھر مزید فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو سفید بالوں والے مومن بندے سے حیا آتی ہے کہ اس نے زندگی اسلام میں گزار دی اور اب اللہ اسے عذاب دے۔ اللہ رب العزت کا حیا کرنا اس کے جود وکرم اور اس کی عظمت کی وجہ سے ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تو انسان کے سفید بالوں کی حیا کرے جبکہ انسان کا حال یہ ہو کہ وہ بڑھاپے میں بھی بے حیائی سے باز نہ آئے۔ چنانچہ اس عمر میں پہنچ کر ہمیں اللہ تعالیٰ سے اور زیادہ حیا کرنی چاہیے۔ اور اس کے لیے اللہ سے دعا بھی مانگنی چاہیے کہ اے اللہ ہمیں سفید بالوں والوں کو حیا کی توفیق عطا فرما دے۔ بڑھاپے میں ہمیں اللہ کو زیادہ یاد کرنا چاہیے اور مثبت کام کرنے چاہییں نہ کہ بے حیائی، فحش گوئی اور وقت گزارنے والے اعمال کرنے چاہییں۔ مومن کبھی ریٹائر نہیں ہوتا بلکہ آخری عمر تک وہ دین پر عمل پیرا رہتا ہے اور گناہوں سے بچنا اس کا فریضہ ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

﴿وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ﴾ ''اور جہاد کرو اللہ کے لیے جیسا کہ اُس کے لیے جہاد کا حق ہے۔'' (الحج:78)

قرآن مجید میں بھی ''حیا'' کا تذکرہ کیا گیا۔ سیدنا موسیٰ ؑ نے مدین میں حضرت شعیب ؑ کی بکریوں کو پانی پلایا اور ان کی بیٹیوں نے گھر میں جا کر اپنے والد (حضرت شعیب ؑ) کو بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ اس آدمی کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ان کی ایک بیٹی حضرت موسیٰ ؑ کے پاس ان کو بلانے کے لیے آئی۔ وہ اتنے شرم وحیا سے آئی کہ اللہ رب العزت جو دلوں کے بھید جاننے والے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

''وہ حیا کے ساتھ چلتی ہوئی آ رہی تھی۔'' (سورۃ القصص:25)

اندازہ کیجیے آج ہماری خواتین جس بے باکی سے فحاشی اور بے حیائی والا لباس پہن کر دندناتی پھر رہی ہیں کیا یہ قرآن کے اس بتائے ہوئے معیار پر پوری اترنے والی ہیں؟ لیکن وہ کیسی خوش قسمت خاتون تھی جس کی حیا کی تعریف خود اللہ کر رہا ہے اس سے اندازہ لگائیں کہ اللہ کو یہ حیا کتنی محبوب ہے۔

### شرم وحیا پر علمائے امت کے اقوال

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ سے حیا کرو۔ اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جب میں قضائے حاجت کے لیے کسی گڑھے میں اترتا ہوں (یعنی خالی جگہ پر کیونکہ لوگ پردے کے لیے نشیبی جگہ دیکھا کرتے تھے تاکہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں) تو جب میں بیٹھنے لگتا ہوں تو میں اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتا ہوں، اس لیے کہ مجھے اللہ سے حیا آتی ہے۔''

حضرت عمر ؓ نے فرمایا:

''جس کے اندر حیا کم ہے اس کے اندر نیکی اور تقویٰ کم ہے اور جس کے اندر نیکی اور تقویٰ کم ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔''

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں مکارم اخلاق کی تعلیم کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔'' فرماتی ہیں کہ وہ مکارم اخلاق دس ہیں۔ پھر ان کے بارے میں فرمایا: ''ان دس مکارم اخلاق کا سر حیا ہے۔'' ہم میں سے ہر شخص کے لیے اچھے اخلاق اختیار کرنا ہمارے دین کا تقاضا ہے لیکن اخلاق اسی میں ہوگا جس میں حیا ہوگی۔ جیسے سر کے بغیر انسان کی زندگی نہیں ہوتی اسی طرح حیا کے بغیر انسان کے اندر اعلیٰ اخلاق بھی پیدا نہیں ہو سکتے۔

### احادیث مبارکہ میں حیا کا ذکر

حضرت سعید بن زید انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ

''ایک بندے نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے نصیحت فرما دیجیے۔ فرمایا: ''تم اللہ سے ایسے حیا کرو جیسے اپنی قوم کے کسی نیک بندے سے حیا کرتے ہو''

انسان اپنی حیا کو محفوظ رکھے، ہر قسم کی نافرمانی سے گھبرائے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کسی قسم کی کمی نہ کرے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ جب نکاح کا وقت آتا ہے اور لڑکی سے پوچھتے ہیں کہ کیا تو اس پر راضی ہے کہ فلاں سے تیرا نکاح کر دیں، تو کنواری بچی کو تو بڑی حیا آتی ہے۔ چنانچہ زبان سے اس کا بول کر کہنا، یہ تو بہت مشکل ہے۔ تو جواب میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اگر وہ بات سن کر خاموش رہے تو اس کی خاموشی اس کی رضامندی کہلاتی ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ایک عجیب بات کہی۔ وہ فرماتے ہیں: ''حیا اور ایمان دو ساتھی ہیں، ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا خود بخود چلا جاتا ہے۔''

حیا کا نتیجہ ہمیشہ خیر ہی کی صورت میں نازل ہوتا ہے۔ یعنی حیا سے کسی نقصان کا کسی شر کا کوئی امکان ہی نہیں ہے بلکہ اس میں خیر ہی خیر ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ حیا کے اندر ایک وقار ہوتا ہے، ایک سکینت ہوتی ہے، ایک اطمینان ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔'' صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم تو اللہ سے حیا کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، اس کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حیا نہیں ہے بلکہ اللہ سے ایسی حیا کرو جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا

**پریس ریلیز 20مارچ2020ء**

## کورونا وائرس سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر کے ساتھ ساتھ دعا اور اجتماعی توبہ کا بھی اہتمام کریں

### حافظ عاکف سعید

تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے ایک بیان میں کہا کہ گزشتہ نصف صدی سے امریکہ، اسرائیل، بھارت اور یورپی ممالک نے مل کر پوری دنیا میں مسلمانوں پر ظلم وستم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اسرائیل نے فلسطین اور بھارت نے کشمیر میں لاک ڈاؤن کیا اور عالمی برادری خاموش تماشائی بنی رہی مگر اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے، جن حکمرانوں نے مسلمانوں پر زمین تنگ کی اور لاک ڈاؤن کیا آج وہ اپنے ممالک میں خود لاک ڈاؤن کر رہے ہیں۔ معروف شاہراہوں پر ہو کا عالم طاری ہے۔ یورپین ممالک جنہوں نے مسلمان خواتین کے چہروں سے نقاب نوچے تھے آج ان کی خواتین ہی نہیں مردوں کے چہروں پر بھی اللہ تعالیٰ نے ماسک چڑھا دیے ہیں۔ امیر تنظیم نے کہا کہ کورونا وائرس سے جس قدر خوف پیدا کر دیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہی خوف اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے پیدا کر دیا جاتا تو تمام آفات وبلیات سے نہ صرف مکمل چھٹکارا حاصل ہو جاتا بلکہ عالمی سطح پر امن اور خوشحالی بھی نصیب ہو جاتی۔ انہوں نے کہا کہ کورونا وائرس سے احتیاطی تدابیر کے ساتھ ساتھ دعا اور اجتماعی توبہ و استغفار کا بھی خصوصی اہتمام کیا جائے۔ انسانوں کی بداعمالیوں کے نتیجے میں جس رب کائنات کی طرف سے مختلف آفات و بلائیں ہم پر مسلط ہوتی ہیں، اسی ذات کی طرف رجوع اور سچی توبہ کے نتیجے میں ہم ان مصائب سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس عظیم مقصد کے لیے پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا تھا اس سے مسلسل دوری اور انحراف کے نتیجے میں بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کی ناراضی مول لے رکھی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اب صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آئیں اور اس وعدے کا ایفا کریں جس وعدے کے نتیجے میں پاکستان کا وجود عمل میں آیا تھا تاکہ آئے ہوئے عذاب کے بادل چھٹ جائیں، دنیا میں ہمیں امن اور خوشحالی نصیب ہو اور آخرت میں بھی ہم سرخرو ہو سکیں۔ آمین یا رب العالمین! (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی)

حق ہے۔'' اور پھر آپ ﷺ نے اس بات کو کھولا کہ وہ حیا کرنے کا حق کیا ہے۔ سب سے پہلے فرمایا کہ سر اور اس کے قریبی اعضاء کی حفاظت کرو۔ سر میں اللہ نے دماغ رکھا ہوا ہے جو انسان کی پوری باڈی کو کنٹرول کرتا ہے۔ یعنی سب سے پہلے حیا انسان کی سوچ میں ہونی چاہیے۔ یعنی اپنی سوچ، اپنے خیالات، دماغ، اپنی فکر کی حفاظت کرو۔ فکر کی گندگی سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اس لیے کہ جب فکر بیمار ہوتی ہے تو انسان روحانی طور پر بیمار ہو جاتا ہے۔ اور ہر وقت دماغ میں گناہ، برائی اور شہوت پرستی کے خیالات حاوی رہیں گے لہٰذا اس کی حفاظت سب سے زیادہ ضروری ہے۔ پھر جس چیز نے انسان کی سوچ کو خراب کر رکھا ہے وہ ہے اس دنیا کی زیب و زینت، آنکھ خوبصورت سے خوبصورت چیز کو دیکھنے کے لیے اٹھتی ہے چاہے وہ مکان ہو، لباس ہو۔ سورۃ آل عمران میں ارشاد فرمایا:

''مزین کر دی گئی ہے لوگوں کے لیے مرغوباتِ دنیا کی محبت جیسے عورتیں اور بیٹے اور جمع کیے ہوئے خزانے سونے کے اور چاندی کے اور نشان زدہ گھوڑے اور مال مویشی اور کھیتی یہ سب دُنیوی زندگی کا سروسامان ہے۔'' (آیت:14)

اس اعتبار سے نبی اکرم ﷺ نے انسانی نفسیات کے بہت قریب ہو کر بات کی جس کو قرآن نے کھولا۔ آج کے زمانہ میں نظر کو کنٹرول کرنا ایک مشکل کام ہے۔ لیکن اگر انسان اپنی نظر کو غیر محرم سے ہٹالے تو اس کے قلب کو نور حاصل ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

جو بندہ غیر محرم سے اپنی نگاہوں کو ہٹائے گا اللہ تعالیٰ اس کو عبادت میں لذت عطا فرمائیں گا اور عبادت میں لذت کا ملنا ایمان کامل کی دلیل ہے۔ یعنی انسان کے اندر کچھ خامیاں رہ بھی جائیں لیکن اگر وہ صرف نگاہ کی برائیوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھتا ہے تو اس کی باقی خامیوں پر بھی اللہ تعالیٰ پردہ ڈالے رکھتا ہے۔

سورۃ النور میں فرمایا:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾

''(اے نبی ﷺ!) مؤمنین سے کہیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔'' (آیت:30)

اور یہی حکم مومن خواتین کے لیے بھی آیا ہے۔ آج کفر کی سرگرمیوں کا محور و مرکز یہ ہے کہ وہ ایمان سے تہی دامن کرنے کے لیے پورا زور لگا رہا ہے کہ مسلمان معاشرے کے اندر بے حیائی، فحاشی اور عریانی کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے چاہے وہ عورت کی آزادی کے نام پر ہو، چاہے عورت کے حقوق کے نام پر ہو اور چاہے چیزوں کے بیچنے کے نام پر ہو۔ گویا کہ ان کا سارا زور اس بات پر ہے کہ مسلمان کے اندر سے شرم و حیا کو ختم کر دیا جائے۔ اس لیے ہر طرف عریانی ہی عریانی ہے۔ آپ نوٹ کریں کہ آج سے تیس چالیس سال پہلے اتنی زیادہ عریانی نہیں تھی۔ اس وقت کے لحاظ سے وہ بھی بڑی لگتی تھی۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے دور میں کہا تھا کہ ؎

ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس
آہ! بیچاروں کے اعصاب پر عورت ہے سوار

آج یہ معاملہ یونیورسل بن چکا ہے۔ آج ہر بوڑھے، جوان کے اعصاب پر عورت سوار ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہی اس کا معبود اور مسجود ہے، وہی اس کا مطلوب و مقصود ہے، اسی کے ساتھ سوچ کا تعلق ہے۔ اگر انسان کی سوچ پاک ہو تو انسان کو بہت کامیاب بناتی ہے لیکن اگر یہ ناپاک ہو جائے اور اگر انسان کا دماغ ہر وقت شہوانی خیالات سے بھرا ہوا ہو تو انسان ناکامیوں کی طرف جاتا ہے۔

پھر نگاہ کی حفاظت کہ انسان غیر محرم کی طرف قطعاً آنکھ نہ اٹھائے حتیٰ کہ اس کے کپڑوں اور لباس پر بھی نظر نہ ڈالے کیونکہ آج کل کا برقع بھی ایسا ہوتا ہے کہ اس میں جسم کے خدوخال واضح ہو رہے ہوتے ہیں۔ ہمارے اکابر اپنی نگاہوں کی اس درجے حفاظت کرتے تھے کہ عطا بن زیدؒ فرماتے تھے کہ تم عورتوں کی پشت کے طرف بھی مت دیکھو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کے ہر حصے میں ایک کشش رکھی ہے۔ حسان بن سنان رحمہ اللہ ایک مرتبہ بازار سے کوئی چیز خریدنے کے لیے گئے تو واپسی پر بیوی نے ہنسی مذاق میں کہہ دیا کہ آج آپ نے بازار میں کتنی عورتوں کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: واللہ! میں نے بھرے بازار میں اپنے پاؤں کے انگوٹھوں کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ یہ ہے حیا۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جب انسان اپنی سابقہ اور موجودہ حرکتوں پر نظر ڈالتا ہے تو خود اپنے آپ سے شرم آتی ہے کہ اللہ کی حیا کرنے کا حق ہم نے ادا نہیں کیا۔ اللہ والوں نے جس طرح کیا ہے اسی لیے ان کے واقعات ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ نظروں کی حفاظت پر اُخروی انعام کے علاوہ نقد انعام یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص غیر محرم کو دیکھنے سے اپنی نظر ہٹائے گا تو اسے اپنے دل میں ایمان کی حلاوت محسوس ہوگی۔

تیسری چیز سماعت کی حفاظت ہے۔ سر کے قریب کان ہیں ان کی بھی حفاظت کرنی چاہیے۔ ان کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ ہم ان کانوں سے خلاف شرع باتیں نہ سنیں۔ غیبت، موسیقی، گانا، لایعنی گفتگو اور لغویات سے اپنے کانوں کو آلودہ نہ کریں۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے بانسری کی آواز سنی تو آپؓ نے اپنے دونوں کانوں میں فوراً اپنی انگلیاں ڈال لیں۔

ناک کی حفاظت: ناک بھی سر کے قریب ہے۔ یعنی ہم کوئی بھی خلاف شرع چیز نہ سونگھیں۔ مثال کے طور پر غیر محرم نے جسم پر خوشبو لگائی تو جو مرد اس کی خوشبو سونگھے گا وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا۔ شریعت اس سے منع کرتی ہے۔ اس حوالے سے صحابہ کرامؓ بہت احتیاط کرتے تھے۔ سیدنا عمر ؓ کے دور خلافت میں ایک مرتبہ مال غنیمت میں خوشبو آ گئی۔ حضرت عمر ؓ نے ایک شخص سے کہا کہ تقسیم کرو اور خود اپنی ناک کو بند کر لیا۔ اس شخص نے کہا: حضرت خوشبو تو میں تقسیم کر رہا ہوں اور آپؓ نے ناک کیوں بند کر لی؟ فرمایا: خوشبو سے فائدہ اٹھانا اس کا سونگھنا ہی ہے اور میں نے سونگھنا بھی نہیں چاہا۔ میں نہیں چاہتا کہ مال غنیمت کی خوشبو بھی سونگھوں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو عورت ایسی خوشبو لگائے جو پھیلنے والی ہو اور پھر باہر نکلے تو وہ عورت زانیہ ہے۔ آج خوشبو بھی کفر کا ہتھیار بن چکا ہے کہ ایسی خوشبوئیں بنائی اور لگائی جا رہی ہیں کہ اگر عورت لگا کر کہیں سے گزر جائے تو کئی میٹر کے فاصلے تک لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ خوشبو کے نام بھی ایسے رکھے جاتے ہیں جو دعوت گناہ دینے والے ہوتے ہیں جیسے پوائزن، کم کلوزر۔ اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ ہمارے گھروں میں بھی ناسمجھی کی وجہ سے بچیاں، خواتین ایسی خوشبوئیں لگاتی ہیں۔

زبان کی حفاظت: یہ بھی سر کے قریب ہے انسان اس کی بھی حفاظت کرے۔ سیدنا ابوبکر ؓ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی ہے تو جسم کا ہر عضو اللہ رب العزت سے زبان کی شکایت کرتا ہے کہ اے اللہ اس کو ٹھیک رکھنا یہ اگر ٹھیک رہی تو ہم ٹھیک رہیں گے اور اگر خراب ہوگئی تو ہم خراب ہو جائیں گے۔ حضرت علی ؓ کا قول ہے کہ انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے کہ جب تک وہ بات نہ کرے اس وقت تک اس کا پتا نہیں چلتا۔ وہ بولے گا تو اپنی حقیقت کھولے گا۔ اس کی زبان ہی بتائے گی کہ یہ باحیا ہے یا بے

حیا۔ حسن بصری ؒ زبان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا سائز تو بہت چھوٹا ہے لیکن اس کا جرم بہت بڑا ہے۔ اور شیطان کا یہ مہلک ترین ہتھیار ہے۔

آج سر کے قریب ترین اعضاء کے گناہوں کا آلہ سیل فون ہے جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ ہیل فون ہے۔ اس لیے کہ اس کے غلط استعمالات انسان کو جہنم تک لے جاسکتے ہیں۔

یہ ہتھیار تو اب غریب سے غریب آدمی کے پاس ہے اور اس کے پیکیجز سے منفی استعمال ہو رہا ہے یہ فحاشی، عریانی بلکہ زنا کو عام کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کل اللہ کے ہاں اس کی بھی جواب دہی کرنی ہوگی۔ اگر مثبت استعمال کرنا چاہتے ہیں تو ایک اچھا عمل بتاتا ہوں۔ آج یہ فون آدمی دن میں پچیس تیس مرتبہ استعمال کے لیے جیب سے ضرور نکالتا ہے۔ ایک اپلیکیشن ہے جس میں قرآنی آیات ہیں جب بھی آپ فون نکالیں گے تو آیت پڑھنے کے لیے سامنے آجائے گی۔ اس کی تلاوت کریں اور فون استعمال کریں۔ دوسرے دن فون آپ کو بتائے گا کہ آپ نے کل کتنی آیات تلاوت کی ہیں۔ بہر حال نبی اکرم ﷺ نے آگے فرمایا کہ سر کے علاوہ پیٹ کی حفاظت کرو اور پیٹ کے اردگرد جو ہے اس کی بھی حفاظت کرو۔ یعنی حلال رزق کھاؤ۔

ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ شرک کے بعد شریعت میں سب سے بڑا گناہ زنا ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ زنا اور اس کے سارے محرکات سے اپنے آپ کو بچائے۔

حیا کو برقرار رکھنے کا ایک موثر ذریعہ موت اور اس کے متعلقات کو یاد کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: موت کا تذکرہ اور موت کے وقت کی جو پریشانیاں ہیں اگر انسان ان کو یاد کرے تو گناہوں سے بچ سکے گا۔ گناہوں سے بچنے کا بہت ہی آسان نسخہ یہ بھی ہے کہ انسان اپنی آخرت کو یاد رکھے۔ امام غزالی ؒ فرماتے ہیں کہ اے دوست! کیا معلوم کہ بازار میں وہ کپڑا پہنچ چکا ہو جس سے تیرا کفن بننا ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ موت برحق ہے مگر کفن ملنے میں شک ہے۔ کیا پتا کہ موت کس حال میں آئے۔ اس لیے زندگی میں انسان موت کی تیاری کرلے۔ یہ بھی فرمایا گیا کہ تم جس حال میں زندگی گزارو گے تمہاری موت بھی اسی حال میں آئے گی۔ اگر زندگی حیا اور تقویٰ والی گزاری ہے تو اللہ موت بھی آسان نصیب فرمائے گا۔ موت کی سکرات اور مشکلات سے اللہ کے رسول ﷺ نے پناہ مانگی ہے اس سے بھی اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ۟﴾ ''ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔'' (العنکبوت: 57)

جب انسان موت کو یاد کرے تو انسان پر شہوانی خواہشات کا غلبہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

عام طور پر تین وجوہات کی بناء پر گناہ ترک کیا جاتا ہے۔

(1) میں نیک اعمال اس لیے کروں کہ نیکی پر اللہ سے اجر پاؤں۔ یہ بھی اچھی نیت ہے۔

(2) انسان گناہوں سے اس لیے بچتا ہے کہ قیامت کے دن مجھے جہنم کی آگ میں نہ جلنا پڑے۔ سزا بھی نہ ملے۔ یہ بھی بالکل صحیح نیت ہے۔

(3) انسان اپنے محسن حقیقی کے سامنے گناہ کرتے ہوئے شرماتا ہے۔ بیٹا باپ کے سامنے اونچا بولنے سے شرماتا ہے، شاگرد استاد کے سامنے بدتمیزی کرنے سے شرماتا ہے، بیوی اپنے خاوند کے سامنے نافرمانی کی بات کرنے سے شرماتی ہے، اسی کو حیا کہتے ہیں۔ ہم سب کو کل اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے لیکن ہم اس کے سامنے جانے سے گھبراتے ہیں کیونکہ ہمارے اعمال ایسے نہیں ہیں کہ ہم اس کے سامنے جاسکیں۔ ذرا سوچیں! ہم اللہ کو کیا چہرہ دکھائیں گے، اس کے سامنے کیسے پیش ہوں گے۔ حیا والی زندگی ایک عجیب نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں حیا والی نعمت عطا فرمائے۔ اور ہمیں اس دن کی شرمندگی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

❁❁❁

# امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

## (12 تا 18 مارچ 2020ء)

☆ جمعرات (12 مارچ) کو صبح 09:30 بجے دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی میں مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی جو بعد نمازِ ظہر تک جاری رہا۔

☆ جمعہ (13 مارچ) کو قرآن اکیڈمی میں مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کے ذمہ داران کی مشاورت سے پریس ریلیز جاری کی۔ دن 12:00 بجے ناظم بیرون پاکستان کے ہمراہ اسلام آباد سے آئے ایک حبیب سے ملاقات رہی۔

☆ ہفتہ (14 مارچ) کو قرآن اکیڈمی میں دن 12:30 بجے کیلیفورنیا سے آئے ایک حبیب سے ملاقات کی۔

☆ اتوار (15 مارچ) کو صبح 07:30 بجے قرآن اکیڈمی سے نائب امیر اور نائب ناظم اعلیٰ شرقی پاکستان کے ہمراہ دورہ حلقہ سرگودھا کے لیے روانہ ہوئے۔ 10:15 بجے دفتر حلقہ سرگودھا میں حلقہ کے اراکین شوریٰ سے ملاقات ہوئی، تعارف حاصل کیا اور سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ 11:00 بجے حلقہ کے رفقاء کے اجتماع میں شرکت کی۔ امیر حلقہ اور مقامی امراء نے اپنے اپنے نظم کا تعارف کروایا۔ پھر نئے شامل ہونے والے رفقاء سے تعارف ہوا۔ اس کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی بعد ازاں نئے شامل ہونے والے رفقاء نے بالمشافہ بیعت مسنونہ کی سعادت حاصل کی۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد امیر محترم نے رفقائے تنظیم اور زیر دعوت احباب سے مختصر خطاب فرمایا۔ تقریباً 03:00 بجے لاہور واپسی کے لیے روانہ ہوئے۔

☆ پیر (16 مارچ) کو قرآن اکیڈمی میں تنظیمی امور نمٹائے۔ بعد نماز ظہر ایک نمازی سے ملاقات رہی۔

☆ بدھ (18 مارچ) کو بعد نماز ظہر شعبہ سمع و بصر میں ''کورونا وائرس'' کے حوالے سے گفتگو ریکارڈ کروائی۔

انجینئر مختار فاروقی
0301-6998587
Email:hikmatbaalgha@yahoo.com

## خطاب بہ جاوید

42

## سخنے بہ نژادِ نو
نئی نسل سے کچھ باتیں

134 | می شناسی؟ حرص فقرِ حاضر است | من غلام آنکہ بر خود قاہر است

اے جانِ من! کیا تو یہ بات سمجھتا ہے کہ مال و دولت کے حرص میں مبتلا ہو جانا (دولت تو مقدر میں ہے کہ نہیں) موجودہ وسائل کی ناقدری ہی دراصل فقرِ حاضر (سامنے کا فقر) ہے۔ میں تو اس شخص کو مردِ مومن سمجھتا ہوں (اس کا غلام ہوں) جو اپنے وجود، خواہشات اور ترجیحات پر قابو رکھتا ہے

135 | اے مرا تسکینِ جانِ ناشکیب | تو اگر از رقصِ جاں گیری نصیب

اے میرے بیٹے! تو میری بے قرار جان (بے قرار روح جو دنیا سے بےزار اور آخرت کی طالب ہے) کی تسکین بنے گا اگر تو روح کے رقص (روح کا مسلسل سرگرم عمل اور بلندیوں کی طرف مائل) میں سے اپنا کچھ نصیب پالے

136 سرِ دینِ مصطفیٰ ﷺ گویم ترا
ہم بقبر اندر دعا گویم ترا!

عزیزِ من! میں نے تجھے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کے راز بتائے ہیں اور اگر تو (ان نصائح کو پلے باندھ لے) روح کی بالیدگی و تر و تازگی کی خاطر (تن آسانی اور پُرتعیش زندگی کا خیال دل سے نکال دے) آگے بڑھے تو میں تیرے لیے 'قبر' کے اندر بھی (تا قیامت) دعا گو رہوں گا

134۔ اے جانِ من! حرص (یعنی لالچ اور طمع) دنیا میں وسائل زندگی کے زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کا نام ہے۔ مال و دولت کا جمع کرنا انسانی کردار کی صحت اور خودی کی آزادی وخداشناسی کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے وسائل رزق انسانوں کی ضروریات کے مطابق رکھے ہیں اور زمین پر انسانی ضرورت کے مطابق ہی فراہم ہوتے ہیں کسی انسان کا اپنی ذات کے علاوہ لاکھوں لوگوں کے وسائل پر قبضہ کر لینا، قساوتِ قلبی، انسان دشمنی، خودی کی موت اور آخرت کے حساب کا سخت کرنا ہے۔ وسیع کاروبار ہو تو مضائقہ نہیں جو سینکڑوں لوگوں کے رزق کا سبب ہو اور اپنی آمدنی میں سے بھی انسان دین کے مطابق (البقرہ:177) دوسرے انسانوں پر بے دریغ خرچ کرتا رہے اور اپنے لیے کم سے کم جمع کرے یہ تو فلاحِ انسانیت کا کام ہے لیکن اپنی ذات اور STATUS کے لیے دوسروں سے وسائل رزق چھین کر جمع کر لینا اور اس کی حفاظت کر کے بنی نوع انسان کی اجتماعی فلاح و بہبود پر بھی خرچ نہ کرنا ننگ انسانیت ہے۔ اسی طرح رزق جمع کرنے کے طریقے بھی ممنوع ہوں گے جن میں سود سب سے زیادہ مکروہ اور حرام ذریعہ ہے اور بینک سب سے بڑے اس حرام کاری کے مراکز اور یہود کا آلہ ہیں۔

میں تو صرف اس شخص کو اچھا انسان اور مردِ مومن سمجھتا ہوں کہ جو اپنی خواہشات و ترجیحات اور ضروریات پر کنٹرول رکھتا ہے ورنہ انسان اپنی خواہشات اور روپے پیسے کا غلام ہے۔ ایسا انسان جو حرص سے چھٹکارا حاصل کر لے بہت قیمتی انسان ہے اور میں اس شخص کا خادم و غلام ہوں۔

135۔ اے پسر! میری اُمیدوں اور تمناؤں کے مرکز، میں نے تمہاری ذات سے بہت سی نیک تمنائیں اور مستقبل کی سہانی امیدیں وابستہ کی ہیں۔ یہ امیدیں میری ذاتی کم اور ملت اسلامیہ بالعموم اور مسلمانان جنوبی ایشیا بالخصوص (جو غلامی سے دل شکستہ اور کسی واضح نصب العین اور آدرش کے ادراک سے غافل و نابلد ہیں) کے مستقبل سے متعلق ہیں۔ اگر تو میری ان گزارشات، مشفقانہ نصیحتوں اور مستقبل کی امیدوں کا خیال رکھے گا تو میرے مضطرب و بے قرار دل کو راحت پہنچائے گا اور شاید یوں تو ملت اسلامیہ کے خوابوں کی تعبیر کا سامان کر سکے گا۔ تو ایک ٹھیٹھ دینی گھرانے کا پروردہ اور اقبال کے اشکوں اور آغوش محبت میں پل کر جوان ہوا ہے تیرے کردار میں اگر یہ تعلیمات اثر پذیر ہو جائیں اور تو روح یا خودی کے رقص کا مصداق بن جائے اور ہماری دلی دعاؤں سے تجھے اس گراں نمانعمت سے وافر مقصد مل جائے تو یہ بات میرے لیے باعث سکون واطمینان ہوگی اور اس سے مجھے دلی راحت ملے گی۔

136۔ اے نوجوان! میں نے یہ دین کی گہری باتیں تمہارے گوش گزار کی ہیں۔ یہ باتیں سیّدنا حضرت محمد ﷺ کے دین متین کے 'اسرار خودی' اور 'رموز بے خودی' کی باتیں ہیں۔ یہ باتیں آج مسلمانوں میں عام نہیں ہیں۔ مسلمان خواص یعنی علماء وصوفیاء کے ہاں بھی بالعموم ان کا سطحی تذکرہ ہے۔ مسلمانوں کے ہاں بھی 'بے ید بیضا ہے پیرانِ حرم کی آستین' اور 'رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی' کی کیفیت کا راج ہے۔ اگر تو 'رقص جاں' اور خودشناسی وخداشناسی سے حصہ پالے اور ملت اسلامیہ کے درد کو بانٹنے کا کچھ بھی کام کر لے تو میں تیرے لیے قبر میں سکون پا کر تحسین آمیز دعائیں دیتا رہوں گا۔

## ہندو متعصب ہونے کی بنا پر نہ پہلے کبھی ہندوستان کو متحد رکھ سکے اور نہ ہی اب رکھ پائیں گے: ایوب بیگ مرزا

## مودی سرکار ہندوتوا کے ایجنڈے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے آگے بڑھے گی تو پھر اس کے لیے انڈیا کو متحد رکھنا بہت مشکل ہو جائے گا: بریگیڈیئر (ر) غلام مرتضیٰ

## افغانستان اور پاکستان کا خطہ دجالی قوتوں کے لیے زیادہ اُمید افزا نہیں ہے۔ اس لیے وہ یہاں کچھ کرنا چاہتے ہیں: رضاء الحق

# مسلمانوں کی نسل کشی اور کورونا وائرس کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: آصف حمید

**سوال:** ٹرمپ کے دورہ انڈیا کے موقع پر انڈیا میں فسادات کیوں شروع ہوئے؟

**ایوب بیگ مرزا:** بھارت میں جب شہریت بل منظور ہو کر قانون کی شکل اختیار کر گیا تو پھر پورے انڈیا میں مظاہرے ہوئے جن میں اقلیتوں کے ساتھ ساتھ سیکولر ہندو بھی شامل تھے۔ پھر پچھلے ایک عشرے سے امریکہ اور بھارت کے تعلقات بہت زیادہ قربت میں بدل رہے ہیں۔ یعنی آپ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں جن چند ممالک کے آپس میں سب سے گہرے تعلقات ہیں ان میں امریکہ اور بھارت بھی شامل ہیں۔ امریکہ کے صدر کا دورہ بڑا اہم ہوتا ہے اور ایک عرصہ ہوا ہے امریکہ کے صدر نے پاکستان کا دورہ نہیں کیا۔ اس کے مقابلے میں باراک اوباما نے انڈیا کے دورے کیے اور اب ٹرمپ نے دورہ کیا ہے۔ اس موقع پر جو مظاہرے ہو رہے تھے تو مظاہرین نے سوچا کہ دنیا کو بتایا جائے کہ ہمارے ساتھ اس قانون کے ذریعے کتنا بڑا ظلم ہوا ہے، ہمارے ساتھ کتنی بڑی جمہوری دہشت گردی ہوئی ہے، ہم کتنے پرانے بھارت کے رہنے والے ہیں لیکن ہمیں اٹھا کر کس طرح باہر پھینک دیا گیا ہے۔ اس کے لیے انہوں نے صرف مظاہرے کیے تھے اور سارے مظاہرے پُرامن تھے لیکن مودی سرکار نے انتہائی حماقت کا مظاہرہ کیا کیونکہ جب اس نے دیکھا کہ یہ مظاہرے اس کی حکومت کا امیج خراب کر رہے ہیں تو انہوں نے تشدد کرنا شروع کر دیا۔ یہ تشدد جنونی ہندوؤں نے ریاست کی سرپرستی میں کیا، پولیس کے سامنے یہ سب کچھ ہو رہا تھا لیکن اس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میڈیا نے اس معاملے کو کوریج دی ہے لیکن بھارت کے خلاف کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا اس لیے کہ وہ بڑی طاقتوں کا دوست ہے اور خود بھی ایک طاقت ہے۔ پھر انڈیا میں بہت سے ملکوں کے کاروباری انٹرسٹ ہیں۔ لوگ تو کشمیر کے معاملے میں نہیں بولے تھے جہاں ظلم اپنی انتہا کو پہنچ گیا تھا۔ لہٰذا اب بھی بھارت کے خلاف کوئی عملی اقدام نہیں ہوا صرف زبانی تنقید ہوئی ہے۔ بلکہ جو کچھ بھی بھارتی حکومت ظلم کر رہی ہے اس کو میڈیا فسادات کا نام دے رہا ہے۔ حالانکہ یہ مکمل طور پر

مرتب: محمد رفیق چودھری

یکطرفہ تشدد اور ظلم ہے۔ گویا اقلیت کو باندھ کر مارا جا رہا ہے۔ اب تک ان مظاہروں کی وجہ سے کسی ایک ہندو کی جان نہیں گئی لیکن دوسری طرف مسلمانوں کی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نسل کشی کی جا رہی ہے۔ اگر یہ فسادات ہوتے تو ہندو بھی مارے جاتے، ان کے بھی گھر جلائے جاتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ صرف مسلمان شہید ہوئے، صرف ان کے ہی گھر جلائے گئے اور وہی زخمی اور گرفتار ہوئے۔

**سوال:** انڈیا کے ان مسلم کش فسادات پر انڈین میڈیا کا کیا کردار ہے؟

**ڈاکٹر غلام مرتضیٰ:** انڈیا کا میڈیا اپنی حکومت کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ بھارتی میڈیا نے اس مسلم کشی کے خلاف کوئی بات نہیں کی۔ پولیس نے بھی ہندوؤں کا ساتھ دیا بلکہ پولیس سمیت تمام بھارتی ادارے مسلمانوں پر مظالم ڈھانے کے لیے آر ایس ایس کے غنڈوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ یہ بات بھارتی میڈیا کے علم میں ہے لیکن وہ اس پر خاموش ہے۔ اگر کوئی اس حوالے سے بات کرتا بھی ہے تو اس کو خاموش کرا دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی مسلمانوں کے حق میں بات کرے تو اسے بات نہیں کرنے دی جاتی۔ مودی کو ہٹلر سے جو تشبیہ دی جا رہی ہے وہ سو فیصد درست ہے۔ اس وقت واقعی بھارت میں فاشزم کا راج ہے۔ مودی نے کھل کر کہا ہے کہ یہاں پر جو رہے گا اس کو ہندو کلچر اپنانا پڑے گا۔ ان واقعات پر عالمی میڈیا میں بھی بہت کم آوازیں اٹھی ہیں۔ بلکہ مسلم ممالک بالخصوص عرب ممالک نے بھی کچھ نہیں کہا۔ البتہ اب ترکی اور ایران نے اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

**سوال:** بھارتی اقدامات سے لگتا ہے کہ وہ اسرائیل کی نقل کر رہا ہے۔ کیا پچیس کروڑ سے بھی زائد مسلمانوں کے ہوتے ہوئے مودی سرکار اپنے عزائم میں کامیاب ہو پائے گی؟

**رضاء الحق:** بھارت اسرائیل کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہی کچھ کر رہا ہے جو فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کرتا رہا ہے اور اب بھی کر رہا ہے۔ یعنی اس معاملے میں انڈیا اسرائیل کا شاگرد ہے اور یہ معاملہ کافی پرانا ہے۔ کانگریس کی حکومت کے دوران بھی انڈیا کے اسرائیل کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے اور بہت سارے معاملات میں وہ ایک دوسرے سے تعاون کیا کرتے تھے۔ اس وقت دنیا میں اسرائیل اپنے گریٹر اسرائیل منصوبے کے ذریعے پوری دنیا کا مالک بننا چاہتا ہے اور اس کے نزدیک انڈیا کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ خاص طور پر طالبان اور امریکہ کے امن معاہدہ کے بعد انڈیا اس خطے سے آؤٹ ہوتا جا رہا ہے۔ جبکہ احادیث میں اس خطے کی بڑی اہمیت ہے بالخصوص افغانستان، پاکستان اور ایران کے کچھ علاقوں کو ملا کر خراسان کی ایک ریاست کی پیشین گوئیاں موجود ہیں جو یقیناً یہود و ہنود کے علم میں بھی ہیں اور ان کے مطابق یہ خطہ دجالی قوتوں کے لیے کوئی زیادہ اُمید افزاء نہیں ہے۔ اس لیے وہ یہاں کچھ نہ کچھ کرنا چاہتے

ہیں۔اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی حالت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ جہاں مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے کوئی مسلمان ملک ان کی حمایت اور مدد نہیں کرتا بلکہ کوئی دشمن ملک مسلمان ملک پر حملہ کرتا ہے تو دوسرے مسلمان ممالک اپنے مسلمان ملک کے خلاف دشمن کا ساتھ دے رہے ہوتے ہیں۔جیسا کہ ہم نے افغانستان کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا۔ لہٰذا اس بات کا کوئی امکان نہیں ہے کہ مسلمان ممالک مسلمانوں کی نسل کشی کے خلاف مزاحمت کر سکیں گے۔البتہ قدرت کا اپنا لائحہ عمل ہے۔اس وقت انڈیا میں مختلف تحریکیں چل رہی ہیں، خالصتان کے علاوہ اردستان کی تحریک بھی سامنے آرہی ہے جس کے بارے میں ایک سکھ رہنما نے کہا ہے کہ پنجاب کے بہت سارے علاقوں کو ملا کر ایک ایسی ریاست بنائی جائے جہاں مسلمانوں کی حکومت ہو اور اس کو پاکستان کے ساتھ ملا دیا جائے۔دوسری طرف مودی سرکار کا ایجنڈا بالکل واضح ہے کہ وہ انڈیا کو ایک ہندو ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ان کے عزائم کس حد تک کامیاب ہوتے ہیں یہ وقت ہی بتائے گا۔لیکن مسلمان ممالک اس وقت بھارت کے راستے کی رکاوٹ بننے کی پوزیشن میں نظر نہیں آ رہے۔

**سوال:** مودی سرکار تمام اقلیتوں کے خلاف جو اقدامات کر رہی ہے ان کے مستقبل میں کیا نتائج نکل سکتے ہیں؟

**ڈاکٹر غلام مرتضیٰ:** مستقبل کا علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔مودی اور اس کا انتہا پسند ٹولا آج سے یہ نہیں کر رہا بلکہ جب وہ گجرات کا وزیر اعلیٰ تھا تو اس وقت سے وہ اپنے ایجنڈے کو لے کر آگے بڑھ رہے ہیں۔اب تو پورے ہندوستان پر ان کی حکومت ہے اور ان کا ایجنڈا کھل کر سامنے آگیا ہے۔پہلے انڈیا آئینی لحاظ سے سیکولر سٹیٹ تھا جبکہ موجودہ مودی سرکار نے اس سے فل یوٹرن لیتے ہوئے اب بھارت کو ہندو سٹیٹ بنا دیا ہے۔اس وقت اگرچہ بھارت میں ہندوؤں کی اکثریت ہے لیکن دوسری اقلیتوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا اگر مودی سرکار اپنے ہندوتوا والے ایجنڈے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے آگے بڑھے گی تو پھر اس کے لیے انڈیا کو متحد رکھنا بہت مشکل ہو جائے گا۔دوسرے ممالک اس کے خلاف بولیں یا نہ بولیں تب بھی انڈیا داخلی طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا۔

**ایوب بیگ مرزا:** یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ انڈیا مغلوں اور انگریزوں کے دور میں متحد رہا ہے۔اس کے علاوہ وہ کبھی متحد نہیں ہوا حتیٰ کہ اشوک اعظم کے دور میں بھی ہندوستان متحد نہیں تھا۔یہ جو کہا جاتا ہے کہ اشوک کے دور میں افغانستان اور ایران بھی ہندوستان کا حصہ تھے یہ صرف کتابی باتیں ہیں عملی لحاظ سے یہ بات درست نہیں ہے۔ ہندو نہ پہلے اس قابل تھا کہ ہندوستان کو متحد رکھ سکتا اور نہ اب ہے کیونکہ ہندو میں تعصب بہت زیادہ ہے۔اب مودی سرکار اور آر ایس ایس کے جو کرتوت ہیں وہ ظاہر کر رہے ہیں کہ واقعتاً ہندو اس قابل نہیں ہے کہ کسی ریاست کو متحد رکھ سکے،تاریخ کے صفحات میں لکھا ہوا نظر آ رہا ہے۔وہ اب مودی نے دنیا کو دکھا دیا ہے کہ اب ہندوستان ایک متحدہ ریاست نہیں رہے گا۔اس کے ٹکڑے اب نوشتۂ دیوار ہیں۔ ہمارے سیکولر مہا دانشور جو سندھ میں ایک ہندو لڑکی کے مسلمان ہونے پر طوفان اٹھا دیتے ہیں کیا اس وقت ان کی آنکھیں بند ہیں کہ انہیں بھارت میں مسلمانوں پر ہونے

> خبریں آچکی ہیں کہ محمد بن سلمان کو اس کی اپنی ایجنسیوں نے اطلاعات نہیں دیں بلکہ سی آئی اے اور موساد نے ان کو اطلاع دی کہ ان کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔

والے مظالم نظر نہیں آ رہے؟اب امن کی آشا کہاں چلی گئی؟

**سوال:** انڈیا کا سیکولر ہندو کہاں چلا گیا ہے؟

**ایوب بیگ مرزا:** ان میں سے کچھ بول رہے ہیں لیکن ان کی شنوائی نہیں ہو رہی۔کیونکہ میڈیا ان کا ساتھ نہیں دے رہا ہے۔

**رضاء الحق:** وہاں شنوائی کسی کی بھی نہیں ہے سوائے اس کے جس کا امریکہ، اسرائیل اور یورپ ریاستی سطح پر مددگار نہ ہو۔اب ٹرمپ جب دورے پر آیا تو اس نے کشمیر کے حوالے سے تو کہا کہ میں ثالثی کرا سکتا ہوں لیکن ہندوستان کے اندر جو مسلمانوں کے ساتھ مظالم ہو رہے ہیں ان پر اس نے کہا کہ یہ انڈیا کا اندرونی معاملہ ہے۔ اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ بین الاقوامی طاقتیں بھی اس معاملے پر خاموشی چاہتی ہیں۔ البتہ روشنی کی ایک تھوڑی سی کرن ایک چیز میں نظر آتی ہے کہ اگر بھارت کے مسلمان یکسو ہو کر اور متحد ہو کر بڑے پیمانے پر مظاہرے کریں تو مودی کو گھٹنے ٹیکنے پڑ سکتے ہیں۔ جیسے بنگلہ دیش میں اس کے خلاف مظاہرے ہوئے تو مودی کو اپنا دورہ منسوخ کرنا پڑ گیا۔اسی طرح بھارت کے اندر جتنے بھی مسلمان ہیں ان سب کو مل کر ایک بھرپور آواز اُٹھانی چاہیے۔

**سوال:** سعودی عرب میں عمرہ اور طواف کی بندش کے پیچھے کورونا وائرس ہے یا شاہی خاندان کی سیاسی چپقلش ہے؟

**ایوب بیگ مرزا:** ابھی تک وہاں سے جو اطلاعات آرہی ہیں وہ مصدقہ نہیں ہیں لیکن ایک بات تو ہے کہ سعودی عرب میں نظریاتی بحران کی طرح سیاسی بحران بھی آچکا ہے۔انسان پیدائشی طور پر بھی اقتدار کا خواہش مند ہوتا ہے لیکن بدقسمتی سے یہ خواہش جتنی مسلمان کے اندر ہے اتنی دوسروں میں نہیں ہے۔ذاتی اقتدار کے لیے مسلمان اپنے قومی و ملی مفادات کو بھی داؤ پر لگا دیتا ہے، دینی مفاد تو آج کے مسلمان میں بہت ہی کم ہے۔اس وقت سعودی عرب میں شاہی خاندان کے اندر اقتدار کی خاطر باہمی کشمکش ہے۔ایک کرسی پر بیٹھا ہے اور دوسرے اس کی کرسی کھینچ رہے ہیں۔

**سوال:** شاہ سلمان نے سلسلہ مراتب کو پیچھے رکھ کر اپنے بیٹے کو ولی عہد بنایا۔اس کو آخر کیا سوجھی تھی؟

**ایوب بیگ مرزا:** وہاں کسی کو کچھ نہیں سوجھتا بلکہ وہاں صرف امریکہ اور اسرائیل کو سوجھتا ہے۔میری نظر میں یہ سارا پراسس امریکہ اور اسرائیل نے کروایا اور اپنی پسند کا بندہ لائے جو ان کے ایجنڈے کو ان سے بھی آگے بڑھ کر آگے بڑھانا چاہتا ہے۔اخبارات میں خبریں آچکی ہیں کہ محمد بن سلمان کو اس کی اپنی ایجنسیوں نے اطلاعات نہیں دیں بلکہ سی آئی اے اور موساد نے ان کو اطلاع دی کہ ان کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں اور اس وقت سی آئی اے اور موساد محمد بن سلمان کی سپورٹ میں لگی ہوئی ہیں۔

**ڈاکٹر غلام مرتضیٰ:** سعودی عرب میں پہلے کچھ اسلامی قوانین نافذ تھے اور اس کی مثالیں دی جاتی تھیں۔ موجودہ ولی عہد نے اسلامی قوانین کو بائی پاس کر کے ایک یوٹرن لیا اور وہاں پر مغربی کلچر کو اوپن کر کے اور بہت سی چیزوں کی آزادی دے کر یہودیوں کے ایجنڈے کی طرف بڑھنا شروع کیا۔آج سے پانچ سال پہلے جب محمد بن سلمان سامنے آئے تو اس وقت ان کی ذہنی کیفیت ایسی نہیں تھی۔لیکن اس وقت کے جانشین کو ہٹا کر محمد بن سلمان کو آگے لایا گیا اور پھر امریکہ اور اسرائیل اپنا ایجنڈا لے کر آئے اور اب ان کی ہی خفیہ ایجنسیوں نے اطلاع دی کہ وہاں بغاوت ہونے والی ہے۔ابھی تک یہ ساری افواہیں ہیں کیونکہ وہاں کا سارا میڈیا بلیک آؤٹ ہے۔ جہاں تک کورونا وائرس کا معاملہ ہے تو پوری دنیا میں اس کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں کہ لاک ڈاؤن کر دیا جائے، آزادانہ اختلاط ختم کیا جائے۔یہ پاکستان میں بھی ہو رہا ہے، کراچی میں سکول بند کر دیے گئے ہیں تاکہ

لوگ جمع نہ ہوسکیں کیونکہ ایسی جگہوں پر بیماریاں پھیلنے کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے۔ سعودی حکومت نے بھی اس طرح کے اقدامات کیے ہیں۔

**رضاء الحق:** مجھے لارنس آف عریبیہ کی کہانی یاد آرہی ہے کہ ان کے مستقبل کے پلان میں خلافت بہت بڑی رکاوٹ تھی۔ ان کا پلان گریٹر اسرائیل ہے اور اس کے لیے وہ ہر وقت ریسرچ کرتے رہتے ہیں۔ امریکہ میں بھی اصل طاقت یہودیوں کی ہی ہے۔ وہ اس پر کام کرتے ہیں اور ان کو پتا ہے کہ مکہ اور مدینہ کا تعلق حضرت مہدی کے ظہور کے ساتھ جڑتا ہے۔

**آصف حمید:** احادیث میں موجود ہے کہ ایک بادشاہ کی وفات کے بعد وہاں پر خانہ جنگی شروع ہوجائے گی اور ایک اللہ کا بندہ مہدی ہوگا جس کا نام محمد ہوگا اور اس کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ وہ خانہ کعبہ میں طواف کررہے ہوں گے اور لوگ ان کو ڈھونڈ کر ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ سعودی عرب کے اساطیر میں یہ چیز شامل ہے کہ جس شخص کا قبضہ حرمین پر ہوگا بادشاہت اسی کی ہوگی۔ جن جگہوں پر حضرت مہدی ظاہر ہوں گے وہ ساری جگہیں انہوں نے دانستہ بند کردی ہوئی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ وہ وقت آ گیا ہے لیکن ہمیں اس جیسے حالات پیدا ہوتے نظر آرہے ہیں۔ دوسری طرف ہمارے اس خطے کے بارے میں احادیث میں جو پیشین گوئیاں ہیں وہ بھی سچ ثابت ہورہی ہیں۔ حضرت مہدی کے ظہور کے بعد کفار کے ساتھ جنگوں کا سلسلہ شروع ہوگا جس میں کفار کا بہت نقصان ہوگا اور پھر دجال کا ظہور ہوگا۔ بہرحال طواف کو روکنے کی وجہ اگر کورونا وائرس ہوتی تو لوگوں کو صرف احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا کہا جاتا اور طواف وغیرہ کو روکا نہیں جاتا۔

**رضاء الحق:** کورونا وائرس کی وجہ سے اٹلی اور فرانس میں بہت زیادہ ہلاکتیں ہورہی ہیں۔ انہوں نے پورا کا پورا اٹلی لاک ڈاؤن کردیا ہے۔ بہرحال ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ان چیزوں سے بچنے کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ احادیث میں مدینہ منورہ کے بارے میں ہے کہ وہاں دجال اور طاعون وغیرہ داخل نہیں ہوسکتے۔ اگر کورونا وائرس کا خوف تھا تو انہوں نے شاپنگ مالز وغیرہ بند کیوں نہیں کیے؟ یہ ایک بہت بڑا سوال ہے۔

**آصف حمید:** صورت حال پریشان کن ہے۔ پاکستان کے اندر بھی کورونا کے کیس سامنے آرہے ہیں۔ اس وائرس سے کون زندہ رہتا ہے کون نہیں رہتا یہ اللہ جانتا ہے۔ کورونا وائرس سے اموات بہت تھوڑی ہیں لیکن میڈیا نے اس کو اٹھا دیا ہے حالانکہ ہارٹ اٹیک، برین ہیمبرج اور ایکسیڈنٹ وغیرہ سے بھی لوگ مرتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ توبہ واستغفار کرنا چاہیے۔ موت کا آنا اٹل حقیقت ہے لیکن گناہوں پر استغفار کرنا اور توبہ کرنا بہت ضروری ہے۔ عرب میں نئی صورت حال کیا پیدا ہوتی ہے اس حوالے سے احادیث کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس حوالے سے بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بہت پہلے آگاہی دینی شروع کی تھی اور اس وقت مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد ان چیزوں سے استفادہ کررہی ہے۔ ہم بھی انہی چیزوں کو دیکھنے کے بعد پروگرام کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم صرف مغربی میڈیا کو ہی معلومات کا ذریعہ نہ سمجھیں کیونکہ وہ مغربی طاقتوں کی پلاننگ کے مطابق چلتا ہے۔ لہٰذا ہم نے وہ کرنا ہے جو ہمیں ہمارے اللہ ورسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔ ذاتی صفائی اور طہارت کے حوالے سے ہمارے دین نے جو تعلیمات دی ہیں اگر ہم وہی پوری کرلیں تو یہی ہمیں کفایت کریں گی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے خیر کی توقع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کی حفاظت فرمائے اور کورونا وائرس کی وبا سے تمام انسانوں کو نجات عطا فرمائے۔ آمین!

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

## دعائے مغفرت — اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

☆ حلقہ کراچی شمالی کے ملتزم رفیق محترم منظور الحق وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0334-0111956

☆ بہاول نگر کے رفیق نظام خان وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0312-3847447

☆ مظفر آباد آزاد کشمیر کے رفیق شمس اقبال وفات پاگئے

☆ رفیق تنظیم اسلامی ڈیرہ غازی خان سیف اللہ کھوسہ کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0331-7350286

☆ کلیۃ القرآن، لاہور کے استاد مولانا محمد عثمان کا بیٹا وفات پا گیا۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا


شعبہ خط وکتابت کورسز کی تاریخ میں ایک اور سنگِ میل کا اضافہ!!

آن لائن کورس

کیا آپ جاننا چاہتے ہیں؟ ازروئے قرآن ہماری دینی ذمہ داریاں کیا ہیں؟
نیکی اور تقویٰ اور جہاد اور قتال کی حقیقت کیا ہے؟
کیا آپ دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟
کیا آپ قرآن حکیم کی فکری اساس اور بنیادی عملی ہدایات سے روشناس ہونا چاہتے ہیں؟
کیا آپ نجی مجالس میں اسلام پر ہونے والی تنقید کا مناسب اور مدلل جواب دینے کی اہلیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تو

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم ومغفور کے مرتب کردہ
''مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب'' پرمبنی
''قرآن حکیم کی فکری وعملی راہنمائی کورس'' سے استفادہ کیجیے
یہ کورس (جو ایک عرصہ سے بذریعہ خط وکتابت کروایا جارہا ہے) شائقین علوم قرآنی کی دیرینہ خواہش پر

الحمدللہ! اب یہ کورس آن لائن (ONLINE) بھی شروع ہوچکا ہے

برائے رابطہ: انچارج شعبہ خط وکتابت کورسز، قرآن اکیڈمی، K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور
E-mail:distancelearning@tanzeem.org فون: 3-(92-42)35869501

# عالمگیریت کورونا کی زد میں

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

پوری دنیا آج کورونا وائرس کے خوف کی گرفت میں ہے۔ یوں کہئے کہ (Panic Attack) گھبراہٹ اضطرابی وحشت کے دورے پڑ رہے ہیں۔ جرمن چانسلر مرکل یہاں تک کہہ گزریں کہ دو تہائی جرمن اس کا شکار ہو سکتے ہیں۔ بہت بڑا خطرہ درپیش ہے۔ ہاتھ مت ملاؤ! (خیر سگالی اظہار کے لیے) آنکھوں میں ذرا زیادہ دیر جھانک لو!' (دونوں طرف خوفزدہ آنکھیں بہت مثبت یا صحت مندانہ پیغام تو نہ دیں گی) تاہم تسلی دی کہ بجٹ کی فکر کئے بغیر ہر ممکن مدد فراہم کریں گے۔ عالمی ادارہ صحت نے اسے عالمگیر وبا قرار دے دیا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں تیزی سے پھیل رہی ہے۔ چنانچہ اثرات ہر طرف نمایاں ہیں۔ کولمبیا، ہارورڈ جیسی یونیورسٹیاں بند کر کے آن لائن کردی گئی ہیں۔ تفریحات، سیاحت، ضیافتیں، دل لگیاں سبھی اس دل کو لگی کے ہاتھوں ٹھنڈی پڑ چکی ہیں۔ عالمی اقتصادیات لرزہ براندام ہیں۔ 10 کھرب ڈالر کا ٹیکا لگا ہے ایک اندازے کے مطابق! جس دنیا میں عورت کا چہرہ ڈھانپنا قانوناً جرم تھا۔ جرمانہ 300 یورو تھا نقاب اوڑھنے پر۔ اب وہاں مرد بھی نقاب (ماسک) پہنے پھرنے پر مجبور ہے۔

جہاں دنیا کے اخباروں میں مسلمان عورت کی یورپی ساحل پر تصویر شائع ہوئی تھی کہ ساحل سمندر پر سرتاپا لباس پہننا جرم تھا۔ پولیس اس کے سر پر کھڑی کپڑے کم کرنے پر بضد ہے، آج سرتاپا خلائی مخلوق بنے اوڑھے ڈھانپے لپیٹے پھرنے پر مجبور ہیں! کہاں مروہ شربینی کو بھری عدالت میں حجاب پر قتل کر دیا گیا تھا۔ کورونا کے جبر نے انہیں بالباس کر دیا۔ عورت کو مغرب نے نوکریوں کے چولہے میں جھونک کر گھروں کے چولہے بند کروا دیے۔ ملٹی نیشنل فاسٹ فوڈ پر قوموں کو لگا دیا۔ کورونا کی احتیاط میں فاسٹ فوڈ بھی اب چھوڑنی پڑ گئی! ٹرمپ نے یورپ پر 30 روزہ سفری پابندی عائد کر دی۔ دنیا کی تجارت اور معیشت کو ایک اور دھچکا لگا! لاس اینجلس کی سب بڑی بندرگاہ پر آمد و رفت 25 فی صد گر گئی۔ بھاری نقصان عالمی فضائی سروس کو پہنچا۔ شہروں گھروں میں محصور ہوا جا رہا ہے۔ سرمایہ دارانہ عالمی نظام کا کوئی جزء و شعبہ ایسا نہیں جسے نقصان نہ پہنچا ہو۔ عالمگیریت کا چرچا (مواصلاتی انقلاب کے ذریعے) جو دنیا کو اپنی گرفت میں کئی دہائیوں سے لیے ہوئے تھا، کورونا کے ایک ہلے میں زیر ہو گیا۔

دنیا بھر میں عالمی استحصالی طاقتوں نے کمزور قوموں کو معاشی، سیاسی، معاشرتی، تعلیمی، اخلاقی اعتبار سے اپنے شکنجے میں لے کر جس طرح کھوکھلا کیا۔ انسانیت کو جنگوں کے چرکے لگا کر خون کی ندیاں بہائیں۔ اخلاقیات، اقدار کی ہر سطح پر دھجیاں اڑائیں۔ ساری توپوں کے دہانے عالمی سطح پر اسلام کی طرف پھیر دیے۔ اللہ کی کبریائی، رسالت کے ازلی سلسلے اور ختم نبوت کا تمسخر اڑایا۔ آج کورونا وائرس کو آیات قرآنی کے آئینے میں دیکھئے۔ قرآن کے کلام اللہ ہونے پر دلیل بناتے ہوئے قسم کھائی گئی ہے: ''پس نہیں، میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی بھی جو تم دیکھتے ہو اور ان کی بھی جنہیں تم نہیں دیکھتے کہ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔'' (الحاقۃ: 43)

آنکھ سے نہ دکھائی دینے والے کورونا کی قسم! جس نے تمہیں بھی متکبر نمرود کی طرح مبہوت کر دیا۔ (براہیمی دلیل سے بھی اور موت بن کر بھنبھناتے مچھر سے بھی کہ یہ کائنات بے خدا نہیں) اللہ اس کا خالق، مالک اور رب ہے! اس نے یہ لامتناہی کائنات عبث پیدا نہیں کی۔ تم آپے سے باہر ہوئے پھر رہے تھے۔ انسانیت پر تم نے ہیروشیما ناگاساکی سے لے کر آج تک گھن گرج سے موت برسائی تھی۔ ''کیا اس نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پا سکے گا؟..... کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا؟'' (البلد۔ 7,5)

تمہاری شتر بے مہاریوں کو، لگام دینے والا کیا کوئی نہیں؟ اللہ کہتا ہے: ''اس کے بعد اس کی قوم پر ہم نے آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا۔ ہمیں لشکر بھیجنے کی کوئی حاجت نہ تھی.....'' (یٰسین: 28)

اپنی بے پناہ طاقت کے گھمنڈ میں کمزور انسانوں پر قیامت ڈھاتی سپر پاورز، ان دیکھے عذاب کے بھنور میں کلبلا رہی ہیں۔ ہائی ٹیک دنیا جس دشمن کا مقابلہ کر رہی ہے، یو این او نے عالمی ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے، وہ دشمن نظر تک نہیں آتا۔ کورونا زمین پر سب سے چھوٹی زندہ چیز بیکٹیریا سے 500 گنا چھوٹی ہے۔ ڈینگی کے مچھر کی تو پھر اس کے مقابلے میں کوئی 'پرسنلیٹی' (شخصیت!) تھی، آواز دے کر حملہ کرتا تھا۔ پر باندھ کر اڑتا پھرتا تھا، مگر کورونا، تکبر کے منہ پر ان دیکھا جھانپڑ ہے زیر و زبر کر دینے والا! اسی دوران ایک تصویر ایران، افغانستان، پاکستان بھارت کے مشترکہ دشمن کی بھی تھی۔ پیلے رنگ کی دو انگلیوں کی گرفت میں صحرائی ٹڈی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک ہاتھ اپنے کان پر رکھے، سر پر دو انٹینے کھڑے، ایک ہاتھ (برائے مصافحہ) پھیلائے دیکھی جا سکتی ہے۔ خبر اس منحنی سی ٹڈی کی یہ تھی کہ جنوب مغربی ایشیائی ممالک کے ماہرین ٹڈی اہلکار، FAO کے ہیڈ کوارٹر میں سر جوڑے بیٹھے ہیں۔ ہائی لیول تکنیکی کمیٹی بنایا جانا زیر غور ہے، روم میں ویڈیو کانفرنس جاری ہے زراعت کو درپیش اس خطرے سے۔ (صرف بلوچستان میں 8.4 کروڑ ایکڑ اس کے حملے کی زد میں ہے) ٹڈی دل کے مقابل دو ایٹمی دشمن ملک یک جا ہیں! کورونا، ڈینگی، ٹڈی سے نمٹنے ذرا یہ بھی پڑھ دیکھئے: ہاں اللہ اس سے ہرگز نہیں شرماتا کہ مچھر یا اس سے بھی حقیر تر کسی چیز کی تمثیلیں دے۔ جو لوگ حق بات کو قبول کرنے والے ہیں، وہ انہی تمثیلوں کو دیکھ کر جان لیتے ہیں کہ یہ حق ہے جو ان کے رب ہی کی طرف سے آیا ہے۔ (البقرہ: 26)

برسرزمین کفر کی سونڈ کو داغ لگانے والی ایک طرف اللہ کی یہ مخلوق ہے حقیر، ننھی سی۔ دوسری جانب اعلیٰ و اشرف المخلوقات میں بہترین خلائق صحابہ کرامؓ کے راستے پر چلنے والے طالبان کی محیر العقول فتح ہے۔ امریکہ نے اپنے 49 اتحادی ممالک کی نمائندگی کرتے ہوئے شکست تسلیم کرنے کی دستاویز پر دستخط کیے ہیں!

اشرف غنی نے قیدیوں کی رہائی پر اٹکنا، اکڑنا چاہا مگر بالآخر جھکنا پڑ رہا ہے۔ ادھر 17 صوبوں میں سینکڑوں افغان فوجی اہلکاروں نے اسلحہ پھینک دیا، جوق در جوق جا بجا تائب ہو کر طالبان سے آمل رہے ہیں۔ اشرف غنی کے حلف اٹھانے کے موقع پر نامعلوم حملہ آوروں نے 10 راکٹوں کی سلامی دے ڈالی۔ دو راکٹ قریب آن گرے۔ اشرف غنی اور زلمے خلیل زاد بال بال بچے۔ موسیقی کی جگہ پولیس اور ایمبولینسوں کے سائرن بج رہے تھے۔ کابل میں سائرن قومی ترانے کی جگہ لے چکے ہیں۔

اب کہانی مکمل ہورہی ہے۔ وہ وقت دور نہیں کہ اشرف غنی (جو پرانا روسی گماشتہ، خلقی، کمیونزم کا مبلغ تھا) اپنی عیسائی لبنانی بیوی کے ہمراہ امریکہ/ یورپ لوٹ جائے۔ زلمے خلیل زاد بھی پرچمی کمیونسٹ تھا، جسے بمع یہودی بیوی امریکہ راس آ گیا۔ خدمات کی تکمیل پر امریکہ سے خراج پائیں گے۔ کابل سے این جی اوز والیوں کا بھی انخلاء ہوگا۔ شاید وقتی پڑاؤ ہماری مارچیوں کے پاس ہو جو 8 مارچ کا پسینہ پونچھ رہی ہیں۔ اس دفعہ ان کو بھی لینے کے دینے پڑ گئے۔ باوجودیکہ ہمارے معاشرے کی اخلاقی چولیں فلموں، ڈراموں، شوبز، ماڈلنگ کی صنعت نے ہلا ڈالی ہیں۔ لیکن یہ عورتیں اس مرتبہ گراوٹ کی ساری حدیں پار کر گئیں جس پر سبھی بھنا اٹھے! حیا باختگی کا ہاتھ گھر، خاندان اجاڑنے کو پدرسری نظام ختم کرنے کے واویلے میں ہر مرد کا گریبان چاک کرنے کے درپے ہوا۔ پاکستان میں معاشرتی سطح پر انتشار اور باہم جوتم بیزار کی فضا بنانے کی یہ سازش ناکام ہوئی۔ مٹھی بھر طلاق شدہ چنڈال چوکڑی نوجوان نسل کو گمراہ کرنے کے جس مشن پر مامور ہیں وہ تمام تر بگاڑ کے باوجود ان شاء اللہ یہاں راہ نہ پا سکے گی۔ ’’پدرسری نظام‘‘ کے نام پر سعودی عرب و دیگر مسلم ممالک میں بھی اس طبقے نے فتور مچایا۔ مغرب کی بے نام ونشان بن باپ کی مجہول النسب عورتوں کی طرح پاکستان میں یہ نعرہ اٹھانے کی جرأت انہوں نے کی؟ اللہ بچیوں کے سروں پر غیرت مند باپ بھائیوں کو سلامت رکھے۔ پاکستانی عورت شوہر بچوں کی محبت میں گندھی کھانے پکاتی، گرم کر کے دیتی، موزے ڈھونڈتی سکینت، مؤدت بھرے گھروں میں شاد آباد رہے۔ سڑکیں ناپنا، اس پر بھنگڑے ڈالنا، گلا پھاڑ نعرے لگانا، خود کو تماشا بنانا اس طبقے کو مبارک ہو۔ جنہیں دیکھ کر ان کے ہم نوا مرد بھی اس مرتبہ کہہ اٹھے۔ بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا۔

عورت کی عظمت ماں ہونے سے عبارت ہے۔ یہ رتبۂ بلند اماں حوا، تمام انسانیت کی ماں سے شروع ہوا۔ قرآن میں جا بجا حوالہ بنا۔ تقدس، احترام اور وقار کی علامت بن کر!

زمانہ خلق ہے میں ذریعۂ تخلیق ٹھہری ہوں
مجھے اس منصب تخلیق پر مامور رہنے دو
نہیں محتاج میری ذات مصنوعی سہاروں کی
حیا کی پاس داری سے مثال حور رہنے دو
ردا ہے یہ تحفظ کی مجھے مستور رہنے دو!



# عورت مارچ کے منتظمین، ایجنڈا اور چند سوال

ذوالفقار احمد چیمہ

عورت مارچ کے نعروں اور اس سے پہلے نجی ٹی وی چینل پر ایک معروف ڈراما نگار اور ایک متنازعہ نظریات رکھنے والی خاتون کے درمیان تو تکار اور گالم گلوچ کی بازگشت ابھی تک سوشل میڈیا پر سنائی دے رہی ہے۔ اگرچہ بدزبانی پہلے خاتون نے کی تھی مگر پھر بھی ڈراما نگار کا خاتون کو (خواہ وہ کیسی بھی ہو) گالی دینا نامناسب فعل تھا۔

راقم نے ہوش سنبھالا تو یہی دیکھا کہ گھر کے تمام معاملات میں والدہ صاحبہ مکمل طور پر بااختیار تھیں، والد صاحب اپنے تمام تر رعب اور دبدبے کے باوجود والدہ صاحبہ کو بے حد عزت اور احترام دیتے تھے، ان کے لیے ہمیشہ جمع کا صیغہ استعمال کرتے تھے اور انہوں نے ہماری والدہ صاحبہ کے کہنے پر اپنی دونوں بیٹیوں کو یونیورسٹی تک تعلیم دلائی۔ نصف صدی تک امی جان ہی میرے لیے اہم ترین اور محبوب ترین ہستی رہیں۔ پوری سروس کے دوران جب بھی کہیں ماں بہن یا بیٹی کے ساتھ زیادتی نوٹس میں آئی، راقم، مجرموں کو نشانِ عبرت بنانے تک چین سے نہیں بیٹھا۔

بلاشبہ یہ مردوں کے غلبے کا معاشرہ ہے جہاں خواتین سے ناانصافیاں ہوتی ہیں اور وہ بہت سے مسائل کا شکار رہتی ہیں، جن میں سرِفہرست جان اور عزت و ناموس کا تحفظ ہے اور اس کے بعد باپ اور شوہر کی جائیداد میں وراثتی حق، حق مہر، گھریلو تشدد، چھوٹی عمر کی شادی، قرآن سے شادی کی جاہلانہ رسم، جہیز کی لعنت، کاروکاری کا الزام لگا کر لڑکیوں کا قتل، عورتوں کی تعلیم میں رکاوٹیں اور ووٹ کے حق سے محرومی شامل ہیں، مگر عورت مارچ کے منتظمین (جن میں دین بیزار خواتین وحضرات شامل تھے) ان مسائل پر سنجیدگی سے کبھی بات نہیں کرتے نہ کبھی وہ پسماندہ علاقوں میں جا کر عورتوں کی حالتِ زار دیکھتے ہیں، وہ تو ہر چیز کیمرے اور مائیک کے لیے کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے ’’کہیں باہر‘‘ رپورٹ بھیج کر ڈالر اور یورو اینٹھنے ہوتے ہیں۔

عورت کو جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہے تحفظ اور تکریم، مگر مارچ والے عورتوں کے لیے تکریم کی بات نہیں کرتے وہ تو ایسی آزادی مانگتے ہیں جو صرف جانوروں کو حاصل ہے۔ ان کے نعروں، بینروں اور پلے کارڈز نے ان کے اصل ایجنڈے کو بے نقاب کر دیا ہے۔ بیرونی قوتیں یہاں بے حیائی اور ہم جنس پرستی پھیلانا چاہتی ہیں ان کا اصل ایجنڈا پاکستان جیسے اہم اور حساس ملک میں حیا کے قلعے کو مسمار کرنا ہے۔ اس کے لیے عورتوں کو والد اور شوہر کے خلاف اکسایا جا رہا ہے، نکاح کے مقدس رشتے کو توڑ دینے کی ترغیب دی جا رہی ہے، اسلامی شعائر اور اقدار کی دھجیاں بکھیرنے کا اعلان کیا جا رہا ہے، کہا جا رہا ہے کہ نکاح کی کوئی ضرورت نہیں، عورت جس کے ساتھ چاہے اور جتنی دیر چاہے رہے، پھر کسی اور دوست کے ساتھ رہنا شروع کر دے، اللہ اور رسول ﷺ کو ہماری زندگیوں میں دخل دینے کا (نعوذ باللہ) کوئی اختیار نہیں ہے۔

شاید بہت سی خواتین نہیں جانتیں کہ ’میرا جسم میری مرضی‘ کا نعرہ کہاں سے لیا گیا ہے، یہ نعرہ سب سے پہلے برازیل میں سیکس ورکرز نے لگایا تھا کہ وہ اپنی کمیونٹی کو سیکس ورکرز کے طور پر منوانا چاہتی تھیں، پھر یہ نعرہ یورپ میں abortion کو جائز قرار دلوانے کے لیے لگایا گیا۔

جہاں تک مرضی کا تعلق ہے تو جسم پر اپنی مرضی ہوتی تو کسی کا جسم بے ڈھبا نہ ہوتا، ہر مرد آرنلڈ اور ہر عورت مس یونیورس ہوتی اور کسی پر بڑھاپا طاری نہ ہوتا، جسم کے ہزاروں پرزوں میں سے کسی ایک پر بھی ہمارا اختیار نہیں۔ میرے جسم، میری جان، میرے لباس، میری سوچ، فکر، پسند، ناپسند ہر چیز پر میرے خالق اور مالک کا اختیار ہے، اگر میں اپنا خالق اللہ جل شانہٗ کو مانتا ہوں تو پھر ’میرا جسم میری مرضی‘ جیسی جاہلانہ اور بیہودہ بات میری زبان کیا میری سوچ میں

بھی نہیں آسکتی اور اگر میں اُس ذاتِ باری تعالیٰ کو کائنات اور انسانوں کا خالق نہیں مانتا تو پھر جو منہ میں آئے گا اگلتا رہوں گا۔ خلیل قمر معذرت خواہانہ انداز میں کہتا ہے کہ ''میں مذہب کی بات نہیں کرتا اخلاقیات کی کرتا ہوں''۔ ارے بھائی اخلاقیات بھی انسانوں سے نہیں آسمانوں سے آئی ہے، اِس اشو بلکہ ہر اشو کا سرا وہیں سے شروع ہوتا ہے اور وہیں حل ملتا ہے۔

بلاشبہ اس ملک کی کروڑوں خواتین نے جو اپنے گھروں میں اپنے والدین، اپنے شوہروں اور اپنے بچوں کے ساتھ ایک پُر مسرت زندگی گزار رہی ہیں، انہوں نے عورت مارچ پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور ان کے شرم و حیا کے قلعے کو مسمار کرنے کے مذموم ایجنڈے اور بیہودہ نعروں پر لعن طعن بھیجی ہے۔ یہاں تک کہ محترمہ فردوس عاشق کو بھی کہنا پڑا کہ ان کے نعروں نے شرم و حیا کو پامال کیا ہے۔

اسلامی اقدار کی علمبردار ہزاروں خواتین مسلم تہذیب کی عکاسی کرنے والے لباس میں ملبوس تکریم نسواں اور حیا مارچ میں شریک ہوئی ہیں۔ بہت سی روشن خیال رائٹرز اور لیڈی اینکرز نے پلے کارڈز پر لکھے نعروں کو بیہودہ قرار دیا اور پڑھی لکھی خواتین نے ببانگِ دہل کہا کہ ''35/36 عورتوں کی وجہ سے ہم شرمسار ہیں، ایسی خواتین ہمارا فیملی سسٹم تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ یہ foreign funded مہم ہے جس کا ایجنڈا یہاں لادینیت پھیلانا ہے''، مذہبی پس منظر رکھنے والے چند رائٹرز لبرل کہلوانے کے شوق میں بدنی گروپ کی حمایت کر رہے ہیں۔

اس مارچ میں کسی پلے کارڈ پر بھارت میں مسلمان عورتوں کے خلاف ہونے والی بربریت کے خلاف ایک لفظ نہیں لکھا گیا۔ کشمیر کی مظلوم خواتین کے حق میں ایک لفظ نہیں بولا گیا، کیونکہ بدنی گروپ کو صرف اس میں دلچسپی ہے کہ ''ہمیں اپنے بدن کا آزادانہ استعمال کرنے سے نہ روکا جائے اور نکاح کی پابندیاں ختم کی جائیں۔''

عورتوں کے لیے یورپ کی طرح آزادی مانگنے والے شاید نہیں جانتے کہ وہاں عورت کی زندگی کتنی کٹھن ہے۔ چند سال پہلے ہم جرمنی گئے تھے۔ ہمارے وفد میں تین خواتین بھی تھیں، ایک ہفتے کے بعد تینوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ''یہاں تو عورتوں کی زندگی بڑی تلخ ہے جب کہ ہم عورتوں کو پاکستان میں شہزادیوں کی طرح ٹریٹ کیا جاتا ہے''۔

آزادی کا مطالبہ کرنے والیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ انسانوں کے کسی معاشرے میں مکمل آزادی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ ہر جگہ حدود و قیود مقرر ہیں، جو ان حدود کو کراس کرے گا قانون حرکت میں آئے گا اور اسے اٹھا کر جیل میں یا ملکی حدود سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ یہاں کا ہر اینکر ادارے کی پالیسی کے مطابق مہمانوں اور سوالوں کا انتخاب کرتا ہے۔ فیض صاحب کی صاحبزادی منیزہ ہاشمی صاحبہ پی ٹی وی کی ملازمت کرتی رہیں، وہ وہاں اپنی مرضی نہیں بلکہ ہر حکومت کی پالیسی پر عمل پیرا رہیں۔ محترمہ عاصمہ جہانگیر صاحبہ کی بیٹی رمیزے سہمے ہوئے انداز میں پروگرام کرتی ہیں کہ کہیں ادارہ ناراض نہ ہو جائے۔

ہزار لعنت ہو ان پر کہ جس اللہ اور جس رسول ﷺ نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق اور اعلیٰ ترین مقام عطا کیا، یہ ڈالر خور انہی کے احکامات کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں اور دوسروں کو خلاف ورزی پر اکسا رہے ہیں۔ ویسے تو غلامانہ ذہن کے حکمران پہلے ہی ہماری قوم کو امریکا اور یورپ کا غلام بنا چکے ہیں مگر وہ یہاں غیرت اور حمیّت کی سلگنے والی ہر چنگاری کو بجھا دینا چاہتے ہیں۔

اسی لیے یہاں شرم و حیا کا قلعہ مسمار کرنا ان کی ترجیح اوّل ہے۔ حملہ آوروں نے یہاں عورتوں کو بے حجاب کرنے کے بعد ان کا دوپٹہ بھی اتار دیا ہے۔ عورت کے حجاب کی حکمت بے مثل مفکر اور دانائے راز علامہ اقبالؒ نے جاوید نامہ میں بڑے دلپذیر انداز میں بیان کی ہے کہ'' کائناتوں کے خالق ربّ ذوالجلال کو ہم دیکھ نہیں سکتے کیونکہ پوشیدہ رہنا خالق کی شان ہے، اسی طرح تخلیق کرنے والی ہر ہستی کو نظروں سے اوجھل رکھا جاتا ہے کیونکہ تخلیق کی حفاظت کے لیے خلوت کی ضرورت ہے۔ اس کے صدف کا موتی خلوت میں ہی جنم لیتا ہے''۔ عورت کے سب سے بڑے مسئلے یعنی تحفظ کے بارے میں اقبالؒ نے حتمی بات کر دی ہے۔

نے پردہ، نہ تعلیم نئی ہو کہ پرانی
نسوانیتِ زن کا نگہباں ہے فقط مرد

بلاشبہ عورت کی دل وجان سے حفاظت پہلے اس کا باپ پھر بھائی، پھر شوہر اور پھر بیٹا کرتا ہے۔ وہی اس کی حفاظت کے ضامن ہیں، عورت کے نام پر ڈالر اکٹھے کرنے والی آنٹیاں نہیں!

عورت مارچ کے منتظمین میں بڈھے سرخے بڑی تعداد میں شامل تھے، مگر عام شہری ان کی مکمل شناخت چاہتے ہیں، اسی لیے عورت مارچ کی قائدین سے عوام پوچھتے ہیں:

☆ وہ کن ممالک سے فنڈز لیتی ہیں اور فنڈز خرچ کرنے کی کیا شرائط ہیں؟

☆ کیا وہ مسلمانوں کے اس عقیدے کو مانتی ہیں کہ ''زمین وآسمان اور ساری مخلوقات کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور موت کے بعد تمام انسانوں نے اللہ کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینے کے لیے پیش ہونا ہے، یا اس عقیدے سے انکار کرتی ہیں؟''

☆ کیا وہ جانتی ہیں کہ جو شخص (چاہے وہ عورت ہو یا مرد) مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ کی غلامی میں دے دیتا ہے۔ اور وہ اس بات کو تسلیم کر لیتا ہے کہ اُس کے جسم تو کیا اُس کی جان، مال، اولاد، سب کچھ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ سب کچھ اُسے امانت کے طور پر دیا گیا ہے، اُس نے اپنے ہاتھوں، ٹانگوں، زبان، دل، دماغ اور آنکھوں کا استعمال اپنی خواہشات کے مطابق نہیں اپنے مالک یعنی اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق کرنا ہے۔

☆ کیا ان کے خیال میں عورت کے لیے شرم وحیا کی اہمیت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو لباس کے معاملے میں شرم وحیا کے کیا تقاضے ہیں؟

☆ کیا پاکستان میں یورپی تہذیب رائج ہونی چاہیے یا یہاں مسلمان خواتین کی معاشرت اور تمدن مسلم تہذیب کے مطابق ہونی چاہیے؟

☆ اس ملک کی لاکھوں بیوہ خواتین کی بہبود کے لیے وہ اپنی جیب سے ایک سال میں کتنی رقم دیتی ہیں، آپ کی دس لیڈرز ہی بتا دیں۔

کروڑوں شہریوں نے اس خرافات پر تشویش کا اظہار کیا ہے مگر مجھے اس چیلنج میں ایک opportunity نظر آ رہی ہے۔ چند سو عورتوں نے اسلامی اقدار پر حملہ آور ہو کر کروڑوں خواتین کی آنکھیں کھول دی ہیں اور انہوں نے سخت ردعمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کے نتیجے میں ہماری وہ بہنیں اور بیٹیاں جو دوپٹہ چھوڑ چکی تھیں دوبارہ دوپٹہ لیں گی اور اللہ اور رسول ﷺ کی خوشنودی کے لیے اپنے سر اور سینے پھر سے ڈھانپنا شروع کر دیں گی۔

(بشکریہ روزنامہ ''ایکسپریس'')

# ''تصورِ امانت، اپنے وسیع مفہوم میں''

نعیم اختر عدنان

''اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانتیں اِن کے حق داروں کو ادا کرو۔'' (النساء:58)

امانت کا لفظ یہاں نہایت وسیع مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ تمام حقوق و فرائض، خواہ حقوق اللہ سے تعلق رکھتے ہوں یا حقوق العباد سے، انفرادی نوعیت کے ہوں یا اجتماعی نوعیت کے، اپنوں سے متعلق ہوں یا بیگانوں سے، مالی معاملات کی قسم سے ہوں یا سیاسی معاہدات کی قسم کے، صلح و امن کے دور کے ہوں یا جنگ کے۔ غرض جس نوعیت اور جس درجے کے حقوق و فرائض ہوں وہ سب امانت کے مفہوم میں داخل ہیں اور مسلمانوں کو شریعت اور اقتدار کی امانت سپرد کرنے کے بعد اجتماعی حیثیت سے سب سے پہلے جو ہدایت ہوئی وہ یہ ہے کہ تم جن حقوق و فرائض کے ذمہ دار بنائے جا رہے ہو اُن کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنا۔ اس ہدایت کے اندر یہ تلمیح بھی مضمر ہے کہ یہ امانت جن سے چھین کر تمہیں دی جا رہی ہے انہوں نے (بنی اسرائیل) اس کا حق ادا نہیں کیا۔ جس منصب شہادت پر ان کو مامور کیا گیا اُس کو انہوں نے چھپایا، جو کتاب اُن کی تحویل میں دی گئی اس میں انہوں نے تحریف کی، جس شریعت کا اُن کو حامل بنایا گیا اُس میں انہوں نے اختلاف پیدا کیا۔ جن حقوق کے وہ امین بنائے گئے اُن میں انہوں نے خیانت کی، جو فرائض اُن کے سپرد ہوئے اُن میں وہ چور ثابت ہوئے، جو عہد انہوں نے باندھے وہ سب توڑ ڈالے۔ اِس وجہ سے تمہاری اوّلین ذمہ داری یہ ہے کہ اس عظیم امانت کی صورت میں جن حقوق و فرائض کے اب تم حامل بنائے جا رہے ہو اُن کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنا۔ حقوق و فرائض کے لیے امانت کا لفظ ایک تو یہ تصور پیدا کرتا ہے کہ یہ سب خدا کی سپرد کردہ امانتیں ہیں، اس لیے کہ اِن کا عائد کرنے والا خدا ہی ہے۔ دوسرا یہ کہ ان ساری امانتوں سے متعلق ایک دن لازماً امانت سونپنے والے کی طرف سے پرسش ہونی ہے، اگر ان میں کوئی خیانت ہوگی تو کوئی نہیں ہے جو خدا کی پکڑ سے بچا سکے۔

امانت کے سب سے اہم پہلو کی وضاحت بھی ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ اپنی زمین میں اقتدار بخشتا ہے اُن پر اوّلین ذمہ داری جو عائد ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان پیدا ہونے والے جھگڑوں کو عدل و انصاف کے ساتھ چکائیں۔ عدل کا مطلب یہ ہے کہ قانون کی نگاہ میں امیر و غریب، شریف و وضیع، کالے اور گورے کا کوئی فرق نہ ہو، انصاف خریدنی و فروختنی چیز نہ بننے پائے، اس میں کسی جانبداری، کسی عصبیت، کسی سہل انگاری کو راہ نہ مل سکے، کسی دباؤ، کسی زور و اثر اور کسی خوف و طمع کو اس پر اثر انداز ہونے کا موقع نہ ملے۔ (تدبر قرآن، جلد دوم، امین احسن اصلاحی)

''اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔''

ہر سیاسی نظام میں مختلف مناصب ہوتے ہیں، جن کی ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں اور اختیارات بھی۔ لہٰذا ان مناصب کے انتخاب میں آپ کی رائے (مشورہ) کی حیثیت امانت کی ہے۔ اپنی رائے دیکھ بھال کر دیں کہ کون اس کا اہل ہے۔ اگر آپ نے ذات، برادری، رشتہ داری کی بنا پر یا مفادات کے لالچ میں یا کسی دھونس کی وجہ سے کسی کے حق میں رائے دی تو یہ صریح خیانت ہے۔ حق رائے دہی بھی ایک امانت ہے اور اس امانت کا استعمال صحیح صحیح ہونا چاہیے۔ عام معنی میں بھی امانت کی حفاظت ضروری ہے اور جو بھی امانت کسی نے آپ کے سپرد کی ہے اُسے بحفاظت واپس لوٹانا ایک شرعی ذمہ داری ہے لیکن یہاں یہ ہدایت اجتماعی زندگی کے اہم اُصولوں کی حیثیت سے سامنے آ رہی ہے۔ اسی طرح جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو گویا پہلی ہدایت سیاسی نظام سے متعلق ہے کہ امیر المومنین یا سربراہِ ریاست کا انتخاب اہلیت کی بنیاد پر ہوگا جبکہ دوسری ہدایت عدلیہ کے بارے میں ہے کہ وہاں بلا امتیاز ہر ایک کو عدل و انصاف میسر آئے۔ اگلی آیت میں تیسری ہدایت مقننہ (پارلیمنٹ) کے بارے میں آ رہی ہے کہ اسلامی ریاست کی دستوری بنیاد کیا ہوگی؟ جدید ریاست کے تین ستون قرار دیے جاتے ہیں۔ ایک انتظامیہ (Executive) دوسری عدلیہ (Judiciary) اور تیسرا مقننہ (Legislature)۔ اس آیت میں اسلامی ریاست میں قانون سازی کے اُصول کیا ہوں گے، کو واضح کیا گیا یعنی کوئی قانون اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی منشا کے خلاف نہیں بنایا جا سکتا۔ اصولی طور پر یہ بات پاکستان کے دستور میں بھی تسلیم کی گئی ہے یعنی کوئی قانون سازی قرآن و سنت کے منافی نہیں کی جائے گی۔

"No Legislation will be done repugnant to the Quran and Sunnah"

آیت کا اُسلوب خصوصی طور پر لائق توجہ ہے۔ تین ہستیوں اللہ، رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے لیکن اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ علیحدہ علیحدہ لفظ ''اطیعوا'' استعمال کیا گیا مگر اُولوالامر کے ساتھ استعمال نہیں ہوا۔ ''منکم'' کی شرط سے واضح ہو گیا کہ اولوالامر تم ہی میں سے ہونے چاہئیں یعنی مسلمان ہوں۔ مزید برآں یہ بھی واضح ہو گیا کہ اولوالامر کی اطاعت مطلق، دائم اور غیر مشروط نہیں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت مطلق، دائم، غیر مشروط اور غیر محدود ہے جبکہ صاحب امر کی اطاعت اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کے تابع ہوگی!

(استفادہ از بیان القرآن جلد دوم صفحہ 162 تا 164، سورۃ النساء آیات: 58، 59۔ از ڈاکٹر اسرار احمدؒ)


## ضرورت رشتہ

☆ کراچی میں رہائش پذیر اردو سپیکنگ فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 20 سال، دراز قد، تعلیم BS کمپیوٹر سائنس (جاری) کے لیے کراچی کے رہائشی، پڑھے لکھے، نیک، شریف، برسر روزگار، دین دار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0321-2289918

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 25 سال، تعلیم ایم بی بی ایس اور بیٹی عمر 22 سال، تعلیم بی ایس آنرز (ریاضی) کے لیے دینی مزاج کے حامل موزوں رشتے درکار ہیں۔

برائے رابطہ: 0346-4456700

☆ جٹ گوندل فیملی کو اپنے بیٹے، عمر 36 سال، حافظ قرآن، دینی تعلیم، متحدہ عرب امارات میں رہائش پذیر کو عقد ثانی کے لیے دینی مزاج کی حامل لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ بیوہ، طلاق یافتہ (بغیر بچوں کے) یا بانجھ قابل ترجیح۔

برائے رابطہ: 00971-553013392 (وٹس ایپ)

# IDF Knee-Capping Besieged Gazans. Hundreds of Palestinians Killed

Live fire by Israeli soldiers, police, and other security forces against defenseless Palestinians threatening no one is official Jewish state policy. What was instituted on the false pretext of preventing harm to Israelis is systematically and repeatedly breached by IDF and other security forces, ordered by commanders to attack peaceful Palestinian demonstrators. It goes on throughout the Occupied Territories, mostly against nonthreatening Gazan demonstrators.

On March 31, 2018, an IDF statement said "nothing (is) carried out uncontrolled. Everything (is) accurate and measured, and we know where every bullet land(s)" – the statement later deleted.

Israel consistently breaches international law principles of distinction and proportionality. Israeli rules of engagement are like Washington's – permitting anything goes, civilians considered legitimate targets, the human toll of no consequence, accountability for high crimes of war and against humanity never forthcoming.

Last weekend, Haaretz published an account by Israeli snipers ordered by commanders to use live fire on nonviolent Gazan demonstrators, including members of the IDF Golani brigade. Once commanded by Ariel Sharon, it's infamous for committing crimes of war and against humanity. A former anonymous brigade member said the most criminal elements of Israeli society are recruited into its ranks. They include "psychopaths, the poor, orphans, Israelis who live in small towns, immigrants, illiterates, people with mental problems, drug and alcohol abusers, and people with criminal records." Critics accuse brigade members of home invasions, unprovoked violence, inflicting physical injuries, arbitrary arrests and detentions, assaulting women and children, and numerous other human rights violations.

According to Haaretz, a former Golani soldier said "I know exactly how many knees I've hit." "I kept the casing of every round I fired. I have them in my room. So I don't have to make an estimate. I know: 52 definite hits," adding: "There were incidents when the bullet didn't stop and also hit the knee of someone behind (the person targeted). Those are mistakes that happen." "From the point of view of hits, I have the most. In my battalion they would say: 'Look, here comes the killer.' "

The Friday Great March of Return demonstrations began on March 30, 2018, continuing weekly until reduced to once monthly in January 2019. Hundreds of Palestinians were killed, over 20,000 injured, around 8,000 from live fire, countless numbers maimed for life. The world community response has been largely muted.

Gaza is a microcosm of Israeli mistreatment of Palestinians throughout the Territories since its 1947-48 war of aggression against its people. Britain's infamous 1917 Balfour Declaration marked the beginning of the end of historic Palestine by calling for establishment of a nation for Jews on their

and crime against humanity imaginable, including land theft, political imprisonments, brutal torture in detention, and cold-blooded murder, among other serious offenses. Israel gets away with murder and much more because the world community fails to hold it accountable, largely turning a blind eye to its high crimes of war, against humanity, and daily apartheid persecution of a long-suffering people – illegally blockaded Gazans harmed most of all.

Endless conflict, occupation, dispossession, and repression, along with social and cultural fragmentation define conditions for all Palestinians. Haaretz interviewed former IDF soldiers who served as snipers along the Gaza border, saying: "They are not out to 'break the silence' or to atone for their deeds, only to relate what happened from their point of view" — their identities concealed.

From pre-school to higher education, Israeli children, youths, and adults are brainwashed to hate Arabs and become warriors for the state — military service mandatory, including for young women. Arabs are considered hostile, violent, deviant, cruel, immoral, bloodthirsty, vengeful and unfair — Jews called industrious, righteous, trustworthy and brave.

Throughout many months of weekly demonstrations, no deaths or injuries of Israelis were reported, only Palestinians. In its yearend 2019 report on Israeli human rights violations, the Gaza-based Palestinian Center for Human Rights (PCHR) said the following: The Strip continues to "suffer the worst closure in the History of the Israeli occupation of the oPt as it has entered the 14th consecutive year, without any improvement to the movement of persons and goods, humanitarian conditions and bearing catastrophic consequences on all aspects of life."

What continues unabated is what Fourth Geneva, Nuremberg principles, and the Rome Statute of the International Criminal Court consider crimes against humanity — unpunished because of world community dismissiveness toward fundamental Palestinian rights.

According to Haaretz columnist Gideon Levy, the IDF "doesn't have snipers on the Gaza border. It has hunters," adding: Since Great March of Return protests began, "8,000" Gazans were "permanently disabled" by IDF soldiers. None interviewed by Haaretz expressed regret for their actions. None witnessed the misery endured by knee-capped or other seriously injured Gazans.

Nor do most Israelis express any concern for around two million Gazans who've been virtually imprisoned in the Strip since 2007 — cut off from the outside world for political reasons, not for any threat they pose. Humanitarian crisis conditions grip the Territory. Nearly all of its water is unsafe to drink because of raw sewage pollution, high salinity levels, and sporadic electricity. In the last decade, three preemptive Israeli wars of aggression devastated Gaza and its vital infrastructure. Israeli terror-bombing and cross-border incursions occur at its discretion.

Yet the world community remains largely indifferent to what continues endlessly, doing nothing to help long-suffering Gazans, letting Israel get away with murder and much more.

<u>**Source**</u>*: **Adapted from an article by award-winning author Stephen Lendman posted on http://www.claritypress.com/LendmanIII.html***

<u>**Note**</u>: ***The editorial board of Nida-e-Khilafat may not agree with all information provided, analysis made and conclusions drawn in the article.***

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام

بانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

وفاق المدارس سے الحاق شدہ

# کُلّیۃ القرآن (قرآن کالج) لاہور

191۔ اتاترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

’’تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن سیکھتے ہیں اور دوسروں کو قرآن سکھاتے ہیں۔‘‘ (حدیث نبوی ﷺ)

درس نظامی کے ساتھ ساتھ میٹرک (آرٹس، سائنس)۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کے خواہش مند طلبہ کے لیے تمام درجات (ثانویہ عامہ۔ ثانویہ خاصہ۔ عالیہ اور عالمیہ) میں

## داخلے شروع

### اہلیت برائے داخلہ

☆ برائے درجہ ثانویہ عامہ (اولیٰ) آٹھویں جماعت پاس۔ میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی۔

☆ برائے درجہ ثانویہ خاصہ (ثالثہ۔ رابعہ) میٹرک مع ثانیہ پاس۔

☆ برائے درجہ عالیہ (خامسہ۔ سادسہ) ایف اے مع رابعہ پاس۔

☆ برائے درجہ عالمیہ (موقوف علیہ۔ دورۂ حدیث) بی اے مع سادسہ پاس۔

### شیڈول برائے داخلہ

☆ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 06 اپریل 2020ء (صبح 9:00 بجے)

☆ انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ 06 اپریل 2020ء

☆ کلاسز کا آغاز 07 اپریل 2020ء

### خصوصیات

☆ دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم لازمی

☆ حفاظ، ذہین اور مستحق طلبہ کے لیے مراعات

☆ وفاق المدارس العربیہ اور لاہور بورڈ/ پنجاب یونیورسٹی کا نصاب

☆ نمایاں پوزیشن لینے والے طلبہ کے لیے وظائف

### برائے معلومات

دفتری اوقات کے دوران 042-35833637

دفتری اوقات کے بعد 0301-4882395

### المعلن

حافظ عاطف وحید، مہتمم

ریاض اسماعیل، پرنسپل

Vol. 29 Regd. C.P.L NO. 114 No.12

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore